عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۱۸ تا ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱ تا ۲۷ جولائی ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۹

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا

پاکستان کو معاشی دیوالیہ قرار دلوانے کی سازش

باب الاسلام سندھ شدید ترین خشک سالی کی زد میں

شہیدِ ختمِ نبوت

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

قیمت: ۵ روپے

عورتوں کی نماز کے دیگر مسائل:

۱..... جب کوئی بات نماز میں پیش آئے، مثلاً نماز پڑھتے ہوئے کوئی آگے سے گزرے اور اسے روکنا مقصود ہو تو عورت تالی بجائے جس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے۔ (جبکہ مردوں کو ایسی ضرورت کے لئے "سبحان اللہ" کہنے کا حکم ہے مگر عورتیں "سبحان اللہ" نہ کہیں، بلکہ اوپر لکھے ہوئے طریقہ کے مطابق تالی بجائیں)

۲..... عورت، مردوں کی امامت نہ کرے۔

۳..... عورتیں اگر جماعت کرائیں تو جو عورت امام ہو وہ آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو بلکہ صف کے بیچ میں کھڑی ہو۔ (عورتوں کی تنہا جماعت مکروہ ہے)

۴..... فتنہ وفساد کی وجہ سے عورتوں کا مسجدوں میں جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔

۵..... عورت اگر جماعت میں شریک ہو تو مردوں اور بچوں سے پچھلی صف پر کھڑی ہو۔

۶..... عورت پر جمعہ فرض نہیں، لیکن اگر جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے تو اس کا جمعہ ادا ہو جائے گا اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔

۷..... عورتوں کے ذمہ عیدین کی نماز واجب نہیں۔

۸..... عورتوں پر ایام تشریق یعنی فرض نمازوں کے بعد کی تکبیرات تشریق واجب نہیں۔ البتہ اگر کوئی عورت جماعت میں شریک ہوئی ہو تو امام کی متابعت میں اس پر بھی واجب ہے مگر بلند آواز سے تکبیر نہ کہے کیونکہ اس کی آواز بھی ستر ہے۔

۹..... عورتوں کو فجر کی نماز جلدی اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔ اور تمام نمازیں اول وقت میں ادا کرنا مستحب ہے۔

۱۰..... عورتوں کو نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کی اجازت نہیں۔ نماز خواہ جہری ہو یا سری، ان کو ہر حال میں آہستہ قرأت کرنی چاہئے۔ بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک چونکہ عورت کی آواز ستر ہے، اس لئے اگر وہ بلند آواز سے قرأت کرے گی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۱..... عورت اذان نہیں دے سکتی۔

۱۲..... عورت مسجد میں اعتکاف نہ کرے، بلکہ اپنے گھر میں اس جگہ جو نماز کے لئے مخصوص ہو، اعتکاف کرے اور اگر گھر میں کوئی جگہ نماز کے لئے مخصوص نہ ہو تو اعتکاف کے لئے کسی جگہ کو مقرر کرلے۔

انجانے میں نمازی کے سامنے سے گزرنا:

س..... اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا کوئی اس کے آگے سے انجانے میں گزر جائے تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟ اور کیا آگے سے نکلنے والے کو گناہ ہوتا ہے؟

ج..... نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے مگر اس سے نماز نہیں ٹوٹتی اور اگر کوئی بے خیالی میں گزر گیا تو معذور ہے۔

نمازی کے بالکل سامنے سے اٹھ کر جانا:

س..... نماز پڑھتے ہوئے شخص کے سامنے سے کتنا فاصلہ رکھ کر گزرا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کی پچھلی صف میں ٹھیک اس کے پیچھے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے تو کیا وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جاسکتا ہے؟ اور اگر نہیں جاسکتا ہے تو یہ پابندی کتنی صفوں تک برقرار رہتی ہے؟

ج..... اگر کوئی شخص میدان میں یا بڑی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو تو دو تین صفوں کی جگہ چھوڑ کر اس کے آگے سے گزرنے کی گنجائش ہے اور چھوٹی مسجد میں مطلقاً گنجائش نہیں جو شخص نمازی کے بالکل سامنے بیٹھا ہو اس کو اٹھ کر جانے کی اجازت ہے۔

کیا سجدہ کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے:

س..... گزشتہ دنوں ظہر کی نماز کے وقت ایک نمازی دوسرے نمازی کے آگے سے (حالت نماز) گزرا، منع کرنے پر موصوف نے فرمایا کہ میں اس وقت گزرا ہوں جب کہ مذکورہ نمازی سجدے کی حالت میں تھا اور سجدے کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟ سجدے کی حالت میں نمازی کے آگے سے گزرا جاسکتا ہے؟

ج..... جس طرح قیام کی حالت میں نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے اسی طرح سجدے کی حالت میں بھی گزرنا منع ہے دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنا:

س..... اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزر جائے تو کیا حالت نماز میں مزاحمت کرنا جائز ہے؟

ج..... ہاتھ کے اشارے سے روک دے اگر وہ باز نہ آئے تو جانے دے۔ وہ خود گناہگار ہوگا۔

http://www.Khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۹ ۱۸ تا ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱ تا ۲۷ جولائی ۲۰۰۰ء شمارہ ۹

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ
شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا اشتہارات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو راجپوت
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تاریخ کے آئینے میں	(جناب محمد اقبال صدیقی)	6
صراط مستقیم! قرآن کریم کی روشنی میں!	(مفتی محمد جمیل خان)	10
قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا	(جناب محمد طاہر رزاق)	12
پاکستان کو معاشی دیوالیہ قرار دلوانے کی سازش	(جناب محمد اکرم قریشی)	15
شہید ختم نبوت ... آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے	(جناب عطاء اللہ شہاب)	17
باب الاسلام سندھ شدید ترین خشک سالی کی زد میں	(مولانا خالد محمود سومرو)	18
اخبار ختم نبوت		23

زرتعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر
زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۴ روپے سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ ۲۸۹۰
کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road. Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

(اداریہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

این جی اوز کی لادینی سرگرمیاں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مؤقف

یہ ایک حقیقت ہے کہ قادیانیت اور عیسائیت این جی اوز کے ذریعہ فلاحی کاموں کی آڑ میں قادیانیت، عیسائیت، یہودیت کو پاکستان میں فروغ دے رہے ہیں اور جہاں کھلم کھلا ان کے لئے ارتدادی سرگرمیاں ممکن نہیں ہوتیں وہاں وہ فحاشی اور آوارگی کو فروغ دے رہے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ سوڈان اور انڈونیشیا کی طرح پاکستان میں بھی فسادات کرائے جائیں اور پھر کسی صوبے یا علاقے میں قادیانی یا عیسائی ریاست بنادی جائے۔ جنرل پرویز مشرف نے ایک ملاقات کے دوران وعدہ کیا کہ وہ ان این جی اوز کے خلاف تحقیقات کر کے کارروائی کریں گے۔ اگر بالفرض حکومت نے تحقیقات کر کے ان کی لادینی سرگرمیوں کا راستہ نہ روکا تو علماکرام ان کا راستہ روکنے پر مجبور ہوں گے، تو پھر ان کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ ہمارے اس مؤقف کی صداقت کا اندازہ اس سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ ان این جی اوز کو باضابطہ طور پر امریکہ اور مغربی ممالک سے مکمل طور پر امداد دی جاتی ہے۔

اسلام دین رحمت ہے، جس میں کسی پر ظلم و زیادتی کی اجازت نہیں ہے، جس دین کا پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) جانوروں پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں دیتے ان کے پیروکار کس طرح ظلم کر سکتے ہیں۔ امریکی وزرا نے کہا کہ ہمیں تو پاکستان کی این جی اوز کی تنظیمیں اطلاع کرتی ہیں اور رپورٹیں دیتی ہیں کہ پاکستانی عورتوں پر ظلم و ستم ہوتے ہیں، عورتوں کو بات کرنے کی اجازت نہیں ہوتی، مدارس کے بچوں سے وحشیانہ سلوک ہوتا ہے۔ اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ این جی اوز پاکستان میں کیا کردار ادا کر رہی ہیں؟

ہم پہلے بھی ان سطور میں قادیانیوں کے حوالہ سے لکھ چکے ہیں کہ ان کی تنظیم رفاہی کام کے آڑ میں صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اسی طرح قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں، قادیان میں لوگوں کو لالچ دے کر قادیانی بنایا، چناب نگر میں زبردستی اور لالچ کے ذریعہ قادیانی بنایا جاتا ہے۔ اندرون سندھ ہسپتالوں کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کی جارہی ہے، کراچی کے بعض علاقوں میں رفاہی کاموں کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ کی جارہی ہے، افریقہ سری الیون میں قادیانیوں نے ہسپتالوں کے ذریعہ تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں، جب وہاں کے مسلمانوں کو امام حرم کعبہ نے ایک خط کے ذریعہ مطلع کیا تو قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی عائد کر دی گئی اور مسلم حکمرانوں نے اس کو ناکام بنادیا۔ قادیانی، عیسائی، یہودی این جی اوز کا جال پھیلا کر پاکستان مین یہی صورت حال پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ آئی ایم ایف اور این جی اوز کے نمائندوں کو وزیر بنایا ہوا ہے۔ جگہ جگہ این جی اوز کے ذریعہ خواتین کو بھکانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس دوران حکومت نے ضلعی حکومتوں کا منصوبہ بنا کر پاکستان کو تقسیم کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ ہم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں، عیسائیوں، یہودیوں کے ان منصوبوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور معمولی سے دنیاوی مفادات کے لئے اپنے اور اپنی نسل کے ایمان کا سودا نہ کریں ورنہ ان کا حشر انڈونیشیا اور سوڈان اور ترکی کی طرح ہوگا اور آئندہ نسلیں عیسائی اور قادیانی یا یہودی ہوں گی اور جہنم کا ایندھن بنیں گی، تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس سازش کو سمجھیں اور این جی اوز کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں اور یہ ثابت کریں کہ ہمیں اپنا ایمان، اپنی معاشرت اور اپنی تہذیب و تمدن عزیز ہے انشاء اللہ ہم ان کا تحفظ کریں گے اور قادیانیوں، عیسائیوں کی سازشوں کو ناکام بنادیں گے۔

ختم نبوۃ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے سانحہ کی تفتیش؟

۱۳ تا ۲۰ جولائی کی اشاعت میں روزنامہ ''جنگ'' نے اداراتی نوٹ تحریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور تحقیقات کو صحیح رخ پر رکھا جائے۔ آج مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کو ۶۰ دن سے زیادہ گزر گئے ہیں لیکن تاحال قاتلوں کی گرفتاری نہیں ہوئی۔ ایک قاتل کو پکڑنے کا دعویٰ کیا ہے لیکن تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تفتیش کو غلط رخ پر ڈالنے کے لئے اور سانحے کی سازش پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ منصوبہ بنایا گیا ہے، اس لئے ہم ادارہ جنگ کے اداریہ کی تائید کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ اصل قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے سازش کو بے نقاب کریں اور تفتیش کو غلط رخ پر نہ ڈالیں، اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

بیلجئم، جرمنی، ڈنمارک، ناروے میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد

الحمد للہ! حسب سابق امسال ۲۲ / جولائی کو بیلجئم میں حاجی عبدالحمید کی زیر نگرانی ختم نبوت کانفرنس ہوگی، ۲۳ / جولائی کو مولانا مشتاق الرحمن کی زیر نگرانی جرمنی میں، ۲۸ / جولائی مولانا محمد فاروق کشمیری کی نگرانی میں ڈنمارک میں، ۲۹ / جولائی کو ناروے میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں۔ ہم ان علمأ کرام اور ان ممالک کے مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے یقین دلاتے ہیں کہ حضرت اقدس شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے مبارک قول کے مطابق انشاء اللہ العزیز یہ عمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، تمام مسلمان اس میں بھرپور شرکت کریں۔

امریکہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

الحمد للہ! ہر وہ خطہ کہ جہاں قادیانی گروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، وہاں علمأ کرام ان کا تعاقب کرتے ہیں۔ ایک سال ۱۴ / اگست کو قادیانیوں نے وہاں لٹریچر تقسیم کیا تو مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اقبال اللہ، قاری عبدالغفور، مولانا لیاقت علی شاہ، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا نذیر احمد تونسوی، محمد انور رانا، حافظ عبدالقیوم نعمانی، کی مشاورت کے بعد اور حضرت اقدس شہید رحمۃ اللہ علیہ کی رضامندی اور اجازت سے مولانا فیض علی شاہ صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ٹرسٹ کے رجسٹریشن کی درخواست دی جو الحمد للہ دو سال کی کوششوں کے بعد اب منظور ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ جلد کام کا آغاز ہوگا، ہم مولانا فیض علی شاہ اور ان کے رفقأ کرام کو مبارکباد دیتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ وہ امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ العالی کی نگرانی میں رد قادیانیت کے لئے بھرپور کام کریں گے۔

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں، ان کے نام کچھ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جا چکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ............ (ادارہ)

ختم نبوۃ

تحریر: اقبال احمد صدیقی

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تاریخ کے آئینہ میں

سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اسلامی فلاحی حکومت کے دستور کی اساس قرآن مجید کی حکمت، منہاج رشد وہدایت پر رکھی تھی، کوئی ضرورت تشنہ رہتی تو احادیث مبارکہ اور سنت نبوی ﷺ سے رجوع کرتے اگر کوئی مسئلہ پھر بھی واضح نہ ہوتا تو مسلمانوں کی مجلس شوریٰ، جس میں مہاجرین اور انصار مساوی شامل ہوتے تھے طلب کرتے۔ اور صوابدید شرح صدر کے ساتھ معلوم ہو جاتی۔ آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سب سے بڑے عامل تھے، مشرکانہ رسوم، بدعات کو شرعاً ناپسند کرتے اور ان محرکات معصیت کو سختی سے روکتے۔ تبلیغ واشاعت اسلام کی جدوجہد میں ان کا سب سے بڑا کارنامہ جمع قرآن تھا۔

عہد خلافت راشدہ کو انہوں نے نظم ونسق کی کامیابی کے ایسے روشن راستے دکھائے جن پر ان کے پیش رو بھی گامزن رہے انہوں نے ریاست کو صاحب کردار عمال کے تحت درج ذیل صوبوں میں تقسیم کیا:

"مکہ، طائف، صنعا، حضر موت، خولان، زمید ورمع، نجد، بحرین، نجران، دومۃ الجندل، عراق، جرش، حمص، اردن، دمشق اور فلسطین وغیرہ"

رمضان المبارک ۸ / ہجری میں جب مکہ فتح ہوا تو اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار شہر میں داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اللہ کے محبوب پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہ تھے۔ ۹ / ہجری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو امیر حج مقرر کر کے حجاج کا ایک قافلہ حرم مکہ بھیجا اور تاریخ شاہد ہے کہ جب آقائے دو جہاں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب فراش ہوئے تو آپ ﷺ کے حکم پر سیدنا صدیق اکبر نے مسجد نبوی ﷺ میں امامت کی اور مسلمانوں کو اپنی اقتدا میں نماز پڑھاتے رہے۔

خلیفۃ الرسول، صاحب صدق واتقاء نے اپنے مختصر عہد خلافت میں اسلامی ریاست کو مستحکم بنانے کے لئے شاندار کارنامے انجام دیے مگر تاریخ کا یہ المیہ ہے کہ آپؓ کا بیشتر قیمتی وقت کفر وارتداد کے سنگین فتنوں کا قلع قمع کرنے میں گزرا۔

یہ جھوٹے نبی قبائلی عصبیت کا سہارا لے کر باغیوں کے ساتھ مرکز اسلامی ریاست کے خلاف صف آرا ہوئے۔ یمن کا اسود عنسی، یمامہ کے قبیلہ حنیفہ کا مسیلمہ کذاب، اسد اور غطفان کے قبائل سے طلیحہ بن خویلد اور بنی تمیم سے ایک بدنہاد عورت سجاح بنت الحارث بن سوید، نبوت کے ان جھوٹے دعویداروں نے دعویٰ رسالت کر کے دین برحق اسلام اور رسالت آخریں، ختمی مرتبت ﷺ کے خلاف جنگ چھیڑی اور اسلامی ریاست کے خلاف دوسرا محاذ یہ کھولا کہ سرکاری عمال کی حکم عدولی مدینے کو جانے والے محاصل ادا کرنے سے انکار شروع کر دیا۔

یہود ونصاریٰ کی پشت پناہی سے فتنہ ارتداد اور اس کو سیاسی بغاوت کا رخ دینے کی سازش سرکار دو جہاں نبی مکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری ایام میں شروع ہو چکی تھی اور اس فتنے اور سرکشی کا سدباب بلکہ مکمل سرکوبی کرنے کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود صادر فرما چکے تھے۔

انکار ختم نبوت اور ارتداد کی ریشہ دوانیوں کے خلاف مرکز خلافت مدینہ سے جو مہمات جاری کی گئیں۔ مجاہدین اسلام کی جاں نثاری سے بالآخر وہ کامیاب رہیں، نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف، گستاخان رسول ﷺ ہمیشہ واصل بہ جہنم ہوئے طلیحہ کو بزاخہ میں شکست فاش ہوئی، قبیلہ تمیم نے سجاح کا ساتھ چھوڑ دیا، شاتم رسول ﷺ کا حشر ہمیشہ ذلت ورسوائی قرار پایا۔

اہم ترین جنگ یمامہ کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری ایام حیات دنیاوی میں نوجوان سپہ سالار اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے لشکر کی روانگی کا حکم دے دیا تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ بھی چالیس ہزار مجاہدین کے ساتھ شریک ہو گئے، مسیلمہ کذاب ذلت کے ساتھ مارا گیا۔ مگر گھمسان کی جنگ میں دونوں طرف جانی نقصان بہت زیادہ ہوا، تمام مقبوضہ علاقہ بھی مسلمانوں کو واپس مل گیا۔ تاریخ میں اس معرکہ کو "حدیقۃ الموت" کے نام سے یاد کیا گیا۔

جب سات ہزار حفاظ قرآن نے جام شہادت نوش کیا تو اس نقصان عظیم کے پیش نظر سیدنا صدیق اکبرؓ نے تدوین قرآن کے تقاضے پر صحابہ کرامؓ کو جمع کیا۔ سیدنا عمر فاروق ابن خطاب رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ اس موقع پر موجود رہے۔ اس طرح یہ غیر معمولی مرحلہ برائے تحفظ قرآن اللہ رب العزت نے اپنی توفیق اور رہنمائی سے بخیر وخوبی طے کروایا۔ اور یہ اہم کام انہی دونوں بالاتفاق تکمیل پذیر ہو گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عبادات الٰہی کے علاوہ فلاحی امور اور مستحقین کی خدمات

ختم نبوۃ

بروقت انجام دیتے تھے، خصوصاً ایسے گیارہ غلاموں اور لونڈیوں کے نام احادیث نبوی ﷺ میں صراحت سے ملتے ہیں، خصوصاً جن کے مالک زرخرید اور محکوم سمجھ کر ان پر خوب ظلم کرتے، حتیٰ کہ جب یہ محکوم اور ستم رسیدہ غلام دین حق اسلام کی دعوت فلاح سن کر نبی صادق ﷺ کی جانب مائل ہوتے تھے تو ظلم اور بڑھ جاتا، آہنی زنجیروں سے باندھتے اور دھوپ میں ڈال دیتے تھے، کوڑے برساتے تھے، بہر حال حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کے ظالم آقا کو مطلوبہ معاوضہ دے کر ظلم سے آزاد کرایا، چند نام درج ذیل ہیں:

(۱)...... بلالؓ بن رباح: امیہ بن خلف کافر کی غلامی میں مکہ میں سخت مصائب جھیل رہے تھے، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منہ مانگا معاوضہ دے کر گلو خاصی کرائی، حضرت بلالؓ نے مقرب صحابی رسول ﷺ اور موذن اسلام کا اعزاز پایا۔

(۲)...... فسطاطہؓ: ایک ہنر مند غلام امیہ ہی کو معاوضہ دے کر آزاد کرایا گیا۔

(۳)...... عامرؓ بن فہیرہ: طفیل نامی آقا سے معاوضہ پر آزاد ہوئے، مدینہ ہجرت کے بعد اسلام کی انہوں نے شاندار خدمات انجام دیں۔

(۴)...... ابو فکیہؓ: جن کا اصل نام افلح تھا، کفار کے ظلم سے آزاد کرائے گئے۔

(۵)...... سدیدؓ: نام کے ایک غلام، آزاد ہونے کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(۶)...... صیقل غلام: مزید تفصیل نایاب ہے۔

(۷)...... کی: آزاد ہونے کے بعد دین حق کے خادم کہلائے "السفر قطعة من العذاب" قول کی حضرت امام مالکؒ نے انہی سے روایت کی ہے۔

(۸)...... زنیرہ: ابو جہل نے اپنی غلامی میں سخت تعذیب میں رکھا، حضرت صدیق اکبرؓ نے آزاد کرالیا۔

(۹)...... نہدیہ: قبول اسلام کے بعد مظالم شدید ہوگئے سیدنا صدیق اکبرؓ نے آزاد کرالیا۔

(۱۰)...... ام عُبیس: اسود بن عبد یغوث بنو زہرہ کی لونڈی تھیں آپؓ نے معاوضہ دے کر آزاد کرالیا۔

(۱۱)...... لبیبہ: یہ بھی لونڈی تھیں جن کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آزاد کرالیا۔

یہ انقلاب اسلامی کی آمد کے ثمرات تھے کہ سرداروں، سرمایہ داروں، امرا قبائل کے نسلی تفاخر کی ناقص روایت ختم ہوگئی، بتدریج معاشرے کی اس طرح ترتیب نو ہوئی کہ جو اپنے وقت کے حکمراں اور ارباب اقتدار ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اپنا غلام بنانے اور ان پر ظلم و ستم روا رکھنے کا کوئی حق نہیں۔ نہ ان بے بس مردوں عورتوں پر کوڑے برسانے کی کھلی چھٹی مل گئی ہے بلکہ انہیں زندہ رہنے کے وہی بنیادی حقوق دینے ہیں جو ان کے آقاؤں نے محض اپنے لئے وقف کر رکھے ہیں۔

دین اسلام کے ارکان میں زکوٰۃ اور صدقات کی نمایاں اہمیت ہے، چنانچہ نصاب کے مطابق زکوٰۃ کی پائی پائی ادا کرنے کا حکم اسی لئے دیا گیا ہے کہ اس جذبہ ایثار کے فوائد مستحقین اور غریب افراد کو ملتے رہیں۔ وہ بھی پیٹ بھر کے کھانا کھائیں، مناسب لباس پہن سکیں، ضعیف اور بیمار لوگ اپنا علاج کرائیں، خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عہد خلافت میں زکوٰۃ کی وصولیابی کے خصوصی احکامات رائج کئے اور جن لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا انہیں فتنہ انکار زکوٰۃ کا مرتکب قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کیا، حتیٰ کہ اسلامی فلاحی ریاست کے بیت المال میں زکوٰۃ کے واجبات باقاعدہ وصول ہونے لگے۔

جناب سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں جناب ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر فرش تا عرش بریں معراج سے واپسی پر جب مقام ذی طویٰ میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اپنی قوم کے تردد کی جانب اشارہ کیا حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:

"ابوبکرؓ تصدیق کریں گے کیونکہ وہ صدیق ہیں۔"

چنانچہ جب قریش مکہ میں اللہ کے نبی صادق ﷺ کے معراج عرش معلیٰ کی خبر پھیلی اور خود مسلمان ان سرگوشیوں کی بدخواہی پر کچھ حیران اور کچھ پریشان نظر آئے تو حاکم و مستدرک کی روایت کے مطابق یہ صدیق اکبرؓ ہی تھے جو آگے بڑھے نہ کوئی تامل نہ کوئی تردد، بلکہ برملا اور صریح الفاظ میں فرمایا: "لقد صدق وانی لاصدقه" یعنی (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ فرمایا اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔)

اپنے پراعتماد رفیق صادق اور ہم سفر کے بارے میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یہ بشارت دی:

"اے ابوبکرؓ! تو غار میں بھی میرے ساتھ تھا اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہوگا۔"

یہ ہے وہ شان صدق و صفا کہ سیرت نگاران صدیق اکبرؓ جب ان کا ذکر شروع کرتے ہیں تو صریر خامہ زرنگار بلکہ گل افشاں ہو جاتا ہے، خطیب اگر حامل حسن نیت ہو تو شیریں دہن سے مشک و گلاب بار آور ہوتے ہیں، چونکہ ابن ابی قحافہ، ابو عائشہ صدیقہؓ، خلیفہ بلا فصل، مصدق معراج نبوی ﷺ کی حیات مبارک کا ہر ہر گوشہ ایمان افروز ہے۔ ان کی یاد سے ان کے ذکر سے قلب کو راحت کیوں نہ ہو کہ آپ ہیں ثانی اثنین، خلیفہ اول، امام ثانی محراب رسول سیدنا صدیق اکبرؓ۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کا اصل نام عبداللہ لقب صدیق و عتیق اور کنیت ابوبکر تھی۔ ام المومنین سیدہ

ختم نبوۃ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والد بزرگوار، تاریخ اسلام کی دلیر خاتون نامور صحابیہ اسماء بنت عمیس کے شوہر، رمز شناس نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کے تذکرے میں حاکم اور ابن سعد نے لکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (عتیق) یعنی دوزخ کی آگ سے محفوظ قرار دیا ہے۔

حضرت صدیق اکبرؓ ذوی القربیٰ کے نہایت خوشحال تاجر خاندان میں پیدا ہوئے مکہ کی طرح ہجرت کے بعد مدینہ منورہ بھی آکر کپڑے کی تجارت کا مشغلہ جاری رکھا۔ عہد خلافت میں رفیق و خیر خواہ، ہمدرد صحابہ کرامؓ کے اصرار پر صرف بقدر ضرورت بیت المال سے نہایت مختصر رقم لینا بغرض تکمیل ضابطہ قبول کی۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بروایت حضرت ابوہریرہؓ منقول ہے: "کسی نے ہم پر احسان نہیں کیا اور ہم نے اس کا بدلہ اسے دے دیا، سوائے ابوبکرؓ کے کہ اس کے احسانات کا بدلہ قیامت کے دن اسے اللہ دے گا۔ کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا، جتنا مجھے نفع ابوبکرؓ کے مال نے دیا ہے۔"

صاحب زہد و ورع، پیکر وفا، سید صدیق اکبرؓ جو آقائے دو جہاں کے عظیم المرتبت صحابیؓ بھی ہیں اور سربراہ ملت اور جانشین ریاست اسلامی بھی وہ فلاحی نظم و سیاست کے ماہر بھی تھے اور زہد و عبادت میں امام العارفین بھی، اور خصوصاً اپنے ذوق خدمت خلق میں آگے رہنے والے بلکہ غلاموں کو ہر قیمت آزاد کرانے والے اور محکوم اور غریبوں اور مظلوم کنیزوں زر خرید طبقہ نسواں کو ان کے آقاؤں کے جبر و ستم سے نجات دلانے میں سبقت لے جانے والے بھی سابقون میں شامل ہونے والے بھی، یہی ابن ابی قحافہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

دو برس تین ماہ اور ۲۶ دن کی خلافت صدیقؓ میں بیت المال سے یافتہ کل رقم چھ ہزار درہم تھی جو بوقت وفات واپس کر دی گئی اور بیت المال کی امانت بیت المال میں جمع ہو گئی۔ آپؓ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سب سے بڑے عامل تھے، مشرکانہ رسوم بدعات کو شر جانا اور طبعاً سخت ناپسند کرتے تھے۔ ان محرکات کفر و گناہ کو سختی سے روکتے۔

مستدرک حاکم میں ۲/ ہجری میں پیش آنے والے غزوہ بدر کے حوالے سے اس وقت کا واقعہ مذکور ہے جب مکہ سے آئے ہوئے حریف لشکر میں عبدالرحمٰن بھی شریک تھے کیونکہ والدین کے تقدم فی الاسلام اور پروانہ رسالت ﷺ ہونے کے باوجود مشرکین مکہ کی تاویلات میں الجھ کر پیچھے رہ گئے تھے (قبول اسلام کا شرف حاصل ہو جانے کے بعد مدینہ منورہ میں دوبارہ کاشانہ صدیقؓ کے فرد بن گئے) کہا گیا ہے کہ ایک مرتبہ جناب عبدالرحمٰن نے والد محترم سے کہا کہ: غزوہ بدر میں ایک موقع پر آپ (یعنی صدیق اکبرؓ) میری تلوار کی زد پر آگئے تھے لیکن میں حق پدری کا لحاظ کر کے چھوڑ دیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے محکم ایمانی جذبے سے فرمایا: "فرزند! اگر اس دن تو میری تلوار کی زد پر آجاتا تو خدا کی قسم میں تجھے ہرگز نہ چھوڑتا۔"

صاحب فکر و نظر شاعر حافظ محمد اسلام جیراجپوری مرحوم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس اخلاص عمل اور استقامت فی الدین کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک معرکہ آرا نظم کہی تھی، جس کے صرف چند اشعار یہاں درج ذیل ہیں:

سن کے یہ حضرت صدیقؓ نے ارشاد کیا
راہ حق میں نہیں رشتہ کی رعایت کا محل
تو مری زد پہ جو آتا تو نہ بچ کر جاتا
یہ مری تیغ تھی تیرے لئے پیغام اجل
دشمن حق سے مسلماں کی قرابت کیسی
اس کا رشتہ ہے فقط حب خدا عزوجل

(ماخوذ خیر البشر صفحہ ۴۲۲)

ایمانی عزیمت اور استقامت کا یہی احوال امت کی جلیل القدر ماں، صدیقہ بنت الصدیق کی زندگی میں رہا۔

ترمذی شریف کی ایک حدیث نبوی ﷺ میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ:

"حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک پہاڑ پر حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے ہمراہ تشریف لے گئے، وہاں ان کی موجودگی میں کوہ لرزنے لگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر زور سے قدم مبارک رکھا اور فرمایا: "اسکن ثبیر فانما علیک نبی و صدیق و شہیدان" (اے پہاڑ ٹھہر جا، اس وقت تجھ پر نبی و صدیق اور دو شہید عمرؓ و عثمانؓ ہیں۔"

خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ ابن ابی قحافہؓ سید الکونین حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہونے کے علاوہ ایک عادل، شجاع، غریب اور معذور طبقہ کے مونس و غمخوار، ساعی انصاف کے داعی شخص تھے عہد رسالت اور عہد خلافت ہر دور میں اور زندگی کے ہر محاذ پر ان کے عظیم الشان کارناموں سے اسلامی تاریخ کے اوراق درخشاں نظر آتے ہیں، گویا وہ سب اوصاف جو ایک سچے مومن کے لئے ضروری اور شایان شان ہوتے ہیں موجود تھے۔

سورۃ الزمر آیت: ۳۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "اور جو لایا سچی بات اور سچ مانا اس کو وہی لوگ ہیں ڈر والے، تقویٰ والے۔" (القرآن)

چنانچہ حامل زہد و ورع، عابد و مجاہد صدیق اکبرؓ نہ صرف جانشین ریاست اسلامی کے معیار پر پورے اترے بلکہ مؤرخین نے مجموعی طور پر فلاحی نظم و نسق اور سیاسی و معاشرتی اصطلاحات کا ماہر تسلیم کیا ہے۔ گویا آپؓ امام العارفین بھی تھے، اور اپنے ذوق خدمت میں

ختم نبوۃ

آگے رہنے والے بھی باسعہ غلاموں کو بہر قیمت آزاد کرانے والے، محکوم غریبوں، مظلوم کنیزوں خصوصاً زر خرید طبقہ نسواں کو آقاؤں کے جبر و ستم سے نجات دلانے میں سبقت لے جانے والے بھی یہی ابن قحافہ تھے۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جو لوگ کبھی کفار اور مشرکین کے جبر و ستم کا شکار تھے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد ان کو باعظمت صحابی رسولؐ اور نامور مجاہد بننے کا اعزاز حاصل ہوا انہیں بھی ہر شعبہ زندگی میں یکساں حقوق ملے سیدنا صدیق اکبرؓ غلاموں کو آزاد کرانے کے معمول پر ہمیشہ قائم رہے۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بے شمار اوصاف حسنہ کے پیش نظر صحابہ کرامؓ کی مجلس میں فرمایا:

"اگر میں نے کسی کو خلیل بنایا ہوتا تو ابوبکرؓ کو (اپنا) خلیل بناتا۔" (حدیث نبویؐ بروایت ابی ہریرہؓ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ پندرہ روز علیل رہ کر ۲۲/جمادی الآخر ۱۳/ہجری مطابق ۲۲ اگست ۶۳۴ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی نماز جنازہ پڑھائی، امام مظلوم حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت طلحہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے قبر میں اتارا۔ قبر روضہ اطہر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب اس طرح بنائی گئی کہ آپ کا سر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک تک آتا تھا وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۳ برس تھی۔ آخر کار مدینہ منورہ میں تدفین نصیب ہوئی جس کے بارے میں خود آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی "جذب القلب" میں درج کیا گیا ہے:

"ساری روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں مجھے اپنی قبر بنانا پسند ہو سوائے مدینہ کے۔"

(الحدیث مشکوٰۃ شریف)

ختم نبوت کا عقیدہ

عبدالحق تمنا (کراچی)

ہے خوں میں رواں ختم نبوت کا عقیدہ
دل میں ہے نہاں ختم نبوت کا عقیدہ

چھوڑے اسے کوئی تو مسلمان نہیں رہتا
دین کا نگراں ختم نبوت کا عقیدہ

مرتد کے جو سینے میں اتر جائے وہی ہے
شمشیر و سناں ختم نبوت کا عقیدہ

اک خاص محمدؐ کی ہے امت پہ یہ رحمت
پہلے تھا کہاں ختم نبوت کا عقیدہ؟

اس دل میں تمنا کبھی شیطاں نہیں آتا
رہتا ہے جہاں ختم نبوت کا عقیدہ

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز: ☆زینت کارپٹ، ☆مون لائٹ کارپٹ، ☆نیر کارپٹ، ☆ثمر کارپٹ، ☆وینس کارپٹ، ☆اولمپیا کارپٹ

پتہ: این آر او نیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

ختم نبوة

صراطِ مستقیم قرآن کریم کی روشنی میں

قسط نمبر2

مفتی محمد جمیل خان

بر حق ذات کونسی ہے :

سورۂ لقمٰن آیت نمبر ۳۰ :

ترجمہ : "یہ اس لئے کہ خدا کی ذات برحق ہے اور جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ لغو ہیں، اور یہ کہ خدا ہی عالی مرتبہ اور گرامی قدر ہے۔"

تشریح : اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کی گئیں تاکہ یہ خوبیاں سننے والے سمجھ لیں کہ ایک خدا کو ماننا اور صرف اس کی عبادت کرنا ہی ٹھیک اور سچا راستہ ہے اس کے خلاف جو کچھ کہا جائے یا کیا جائے سب کچھ باطل اور جھوٹ ہے، لہذا بندے کی عبادت صرف اسی ایک اللہ کے لئے ہونی چاہئے۔

خدائی میں اللہ پاک اکیلے ہیں :

سورۂ القصص آیت نمبر ۷۰ :

ترجمہ : "اور وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کی حمد ہے اور اسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔"

تشریح : مطلب کہ جس طرح پیدائش، اختیار اور علم میں اللہ اکیلا ہے اسی طرح خدائی میں بھی وہ اکیلا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق ہو ہی نہیں سکتا۔ دنیا اور آخرت میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سارے جہاں میں اسی کی حکومت ہے اسی کے فیصلے درست ہیں۔ آخر میں سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ رات اور دن میں جو انعامات فائدے تم کو ملتے ہیں وہ سب اسی کی مہربانی اور احسان ہے۔

اللہ پاک اولاد سے پاک ہیں :

سورۂ زمر آیت نمبر ۴ :

ترجمہ : "اگر خدا کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا انتخاب کر لیا، وہ پاک ہے وہی تو خدا یکتا (اور) غالب ہے۔"

تشریح : اس میں ان لوگوں کے خیالات کا رد ہے کہ جو کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے جیسا کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بتاتے ہیں اور ساتھ ہی تین خداؤں میں سے ایک خدا مانتے ہیں اور بعض عرب قبائل فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے تھے، تو اللہ بفرض محال یہ ارادہ کرتا کہ اس کی کوئی اولاد ہو تو ظاہر ہے وہ اپنی ہی مخلوق میں سے کسی کو چن لیتا، اور دلائل سے یہ ثابت ہے کہ خدا کے علاوہ جو بھی چیز ہے وہ خدا ہی کی مخلوق اور پیدا کردہ ہے، تو اب ظاہر ہے کہ اللہ اور مخلوق میں کسی طرح کی شرکت اور یکسانیت نہیں تو پھر باپ بیٹے کس طرح ہیں اور خالق اور مخلوق میں یہ رشتہ محال ہے تو اللہ کی طرف سے ایسا ارادہ بھی محال ہے۔ ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہی ہر چیز پر حاوی ہے اس پر کوئی حاوی نہیں اسے کسی کی ضرورت نہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں تو پھر اسے اولاد کی کیا ضرورت ہے۔

آسمان کا خالق کون :

سورۃ الملک آیت نمبر ۳، ۴ :

ترجمہ : "اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے، (اے دیکھنے والے) کیا تو (خدائے) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ، بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کو تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی۔"

تشریح : احادیث میں ہے کہ ایک آسمان کے اوپر دوسرا اور دوسرے کے اوپر تیسرا آسمان ہے اور اس طرح سات آسمان ہیں اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ اللہ نے اپنی قدرت انتظام اور کاریگری میں کہیں فرق نہیں کیا، دنیا کی ہر چیز میں ایک جیسی ہی کاریگری دکھائی ہے، کسی بھی چیز کو بغیر حکمت بیکار اور فضول نہیں بنایا ہے، پوری کائنات نیچے سے اوپر تک ایک مضبوط نظام اور قانون میں جکڑی ہوئی ہے اور کڑی سے کڑی ملی ہوئی ہے کہیں کوئی نقص و دراڑ نہیں، ہر چیز ویسی ہی ہے جیسی اسے ہونا چاہئے، آسمان ہی کو لے لو، اس میں کوئی نقص یا کمی بیشی نظر نہیں آتی اوپر آسمان پر نظر کرو تو کہیں اونچ نیچ یا دراڑ یا شگاف نظر نہیں آئے گا بلکہ ایک صاف اور ہموار اور منظم چیز نظر آئے گی اور اس میں ہزاروں لاکھوں سال گزرنے کے بعد بھی کوئی فرق نہیں ہوا اوپر جو نیلگوں چیز نظر آتی ہے اسی کو آسمان مان لینا ضروری نہیں ہے، ممکن ہے کہ اصل آسمان اس کے اوپر ہو، آسمان کو ایک آدھ مرتبہ دیکھنے سے نگاہ غلطی کر جائے

اس لئے پوری کوشش سے بار بار دیکھ کہیں کوئی نقص تو نظر نہیں آتا، خوب غور و فکر اور نظر ثانی کر قدرت کے انتظام میں کہیں انگلی رکھنے کی گنجائش نہیں ہے، یاد رکھ تیری نگاہ تھک جائے گی اور ذلیل ہو کر واپس آجائے گی لیکن اللہ کی مصنوعات و انتظامات میں کوئی عیب اور قصور نہ نکلے گا۔

حقیقی کارساز کون :

سورۂ مزمل آیت نمبر ۹ :

ترجمہ : "(وہی) مشرق اور مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کا اپنا کارساز بناؤ۔"

تشریح : مشرق دن کا اور مغرب رات کا نشان ہے گویا اشارہ کر دیا کہ رات اور دن دونوں کو اسی مالک کی یاد میں اور رضا جوئی میں لگانا چاہئے۔

بندگی اور توکل (بھروسہ) بھی اسی پر ہونا چاہئے۔ جب اللہ ہمارا وکیل اور کارساز ہے تو پھر دوسروں سے کٹ جانے اور الگ ہو جانے کی کیا پرواہ؟۔

کارساز صرف اللہ کی ذات ہے :

سورۂ الشوریٰ آیت نمبر ۹ :

ترجمہ : "کیا انہوں نے اس کے سوا کارساز بنائے ہیں؟ کارساز تو خدا ہی ہے، اور وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

تشریح : یعنی رفیق و مددگار بنانا ہے تو اللہ کو بناؤ جو سارے کام بنا سکتا ہے، حتیٰ کہ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، یہ بیچارے عاجز و مجبور رفیق تمہارا کیا ہاتھ بنا سکتے ہیں۔

کائنات کا مالک کون :

سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۶ :

ترجمہ : "جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کی بیچ میں ہے اور جو کچھ (زمین کی) مٹی کے نیچے ہے سب اسی کا ہے۔"

تشریح : یعنی وہ ہی ایک خدا آسمانوں سے زمین تک اور زمین سے زمین کے اندر کے آخری حصے تک تمام کائنات کا واحد مالک و خالق ہے اور وہی ان تمام چیزوں کا انتظام اور بندوبست کرتا ہے۔

نفع اور نقصان کا مالک کون :

سورۂ جن آیت نمبر ۲۱ :

ترجمہ : "یہ بھی کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔"

تشریح : یعنی میرے اختیار میں نہیں ہے کہ تم کو بھی راہ پر لے آؤں اور نہ آؤ تو کچھ نقصان پہنچادوں سب بھلائی اور برائی اسی ایک اللہ کے قبضہ اور اختیار میں ہے میرے اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔

ہر چیز کا محافظ اللہ ہے :

سورۂ الزمر آیت نمبر ۶۲، ۶۳ :

ترجمہ : "خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگراں ہے۔ اسی کے پاس آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں اور جنہوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔"

تشریح : یعنی ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا اور وہی اس کی بقا اور حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کا مالک بھی وہی ہے اور اسی کو اس کے تصرف کا حق ہے کیونکہ تمام خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں، تو پھر ایسے خدا کو چھوڑ کر انسان کہاں جائے، اسے تو چاہئے کہ اسی کے غضب سے ڈرے اور اسی سے رحمت کا امیدوار ہو، کیا انسان اللہ سے ہٹ کر اور اس کی مخالفت کر کے آدمی کسی فلاح کی امید رکھ سکتا ہے؟

ہر کام میں توحید ہونی چاہئے :

سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۹ :

ترجمہ : "(اے پیغمبر) یہ ان (ہدایتوں) میں سے ہیں جو خدا نے دانائی کی باتیں تمہاری طرف وحی کی ہیں اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا کہ (ایسا کرنے سے) ملامت زدہ اور (درگاہ خدا سے) راندہ بنا کر جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔"

تشریح : اس آیت میں توحید کی بات کی گئی ہے۔ قرآن کی کھلی کھلی اور صاف نشانیوں سے توحید ثابت ہوتی ہے اور ہر عقلمند اور غور کرنے والا اسے تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے اس پر عمل کرو اور ہر نیک کام کی شروع اور آخر میں توحید ہونی چاہئے۔

زمانہ کی گردش اللہ کی توحید کی دلیل ہے :

سورۂ نمل آیت نمبر ۶۲ :

ترجمہ : "بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے، اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو۔"

تشریح : یعنی جب اللہ چاہے اور مناسب جانے تو بے کس اور بے قرار کی فریاد سن کر سختی دور کر دیتا ہے، یہاں مشرکین سے بھی کہا گیا ہے کہ تکلیف میں اور آفتوں میں گھر کر مجبور ہو کر اوروں کو بھول کر اور چھوڑ کر صرف اللہ ہی کو پکارتے ہو تو پھر امن اور سکون میں اسے کیسے بھول جاتے ہو۔ اللہ ایک قوم یا نسل کو اٹھا لیتا اور اس کی جگہ دوسری کو آباد کرتا ہے اور انہیں زمین کا مالک اور بادشاہ بنا دیتا ہے۔ اگر لوگ پوری طرح دھیان کرتے تو دور جانے کی ضرورت نہیں، وہ اپنی ضروریات اور حاجتوں اور قوموں کے ردوبدل کو دیکھ کر سمجھ سکتے تھے کہ جو تنہا یہ سب کچھ کرتا ہے، اسی کی عبادت کرنی چاہئے۔

ختم نبوۃ

محمد طاہر رزاق، لاہور

قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا

مارکونی نے ریڈیو بنایا......

نیوٹن نے قوانین حرکت بنائے......

ایڈیسن نے بلب بنایا......

گراہم بیل نے ٹیلیفون بنایا......

رائٹ برادران نے ہوائی جہاز بنایا......

ارشمیدس نے قانون ارشمیدس بنایا......

سر فلیمنگ نے پنسلین بنائی......

میخائل کلاشنکوف نے کلاشنکوف بنائی......

ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ بنایا......

اور...... انگریز نے قادیانی بنائے......

کولمبس نے امریکہ دریافت کیا...... اور فرنگی نے مرزا قادیانی دریافت کیا...... مرزا قادیانی انگریزی حکومت کا ایک سیل مین تھا...... ایک بزنس پرموٹر تھا...... ایک تشہیری ایجنٹ تھا...... وہ انگریزی مصنوعات کی تشہیر کا کنٹریکٹر تھا...... وہ انگریزی مصنوعات کو اپنے چھابڑے میں لے کر گاؤں گاؤں...... قصبہ قصبہ...... اور شہر شہر گھومتا رہتا...... اور انگریزی مصنوعات بیچتا...... اس کے چھابڑے میں کون کون سا مال ہوتا تھا......

اس کے چھابڑے میں کفر، الحاد، منافقت، زندیقیت، ارتداد، جھوٹی نبوت، جھوٹی مہدیت، ولایتی مسیحیت، ہانپتی مسیحیت، اطاعت انگریز، غلامی ملکہ، قصائد انگریز گورنمنٹ، تردید جہاد، غداری اسلام، اجرائے نبوت، توہین رسالت، توہین الوہیت، توہین قرآن، توہین حدیث، توہین اسلام، توہین صحابہؓ، توہین اولیاً، توہین مسلمانان عالم جیسی اشیأ تھیں۔ مرزا قادیانی اپنے اس زہریلے اور جہنمی چھابڑے کو سر پر اٹھائے آوازیں لگاتا اشیأ بیچتا...... ان کی تشہیر کرتا...... جو اس سے سودا خرید لیتا وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔

آج ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ تم انگریزوں کے خود کاشتہ پودے ہو...... تو وہ بڑے چڑتے ہیں...... بدکتے ہیں...... حالانکہ بین ثبوت موجود ہیں...... واضح شہادتیں حاضر ہیں...... پھر بدکنا کیسا؟ گواہی دینے کے لئے موجود ہیں...... الفاظ زندہ ہیں...... صفحات آن ریکارڈ ہیں...... پھر بدکنا کیسا؟ پھر چڑنا کیسا...... صنعت کو صانع پر فخر ہونا چاہئے۔ حوالوں کے لئے چند آئینے پیش خدمت ہیں جن میں قادیانی سب کچھ دیکھ سکتے ہیں۔

ہوتا ہے ایک پل میں کھنڈر دل بسا ہوا
پانی بھی مانگتا نہیں تیرا ڈسا ہوا

☆...... "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے، اور میں نے مخالفت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی تمام کتابوں کو عرب ممالک مصر، شام، کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔"

(تریاق القلوب ص ۲۵ مصنف مرزا قادیانی)

☆...... "سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں کہ اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس میں امن قائم ہوا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت، حکومت برطانیہ ہے۔"

(شہادت القرآن ص ۸۶ مصنف مرزا قادیانی)

☆...... "خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے، نہ یہ امن مکہ مکرمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں۔" (تریاق القلوب ص ۲۶ مصنف مرزا قادیانی)

☆...... "اس لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کی مطیع رہیں۔" (ضرورت الامام ص ۲۳، مصنف مرزا قادیانی)

☆...... "صرف یہی التماس ہے کہ سرکار دولت مدار...... اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت احترام و احتیاط اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں، ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔"

(مرزا قادیانی کی درخواست بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب مندرجہ "تبلیغ رسالت" جلد ۷، ص ۱۸، مصنف مرزا قادیانی)

☆...... "انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے، تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو۔" (اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد

ختم نبوۃ

دہم، ص ۱۲۳، مصنف مرزا قادیانی)

☆......"گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بڑے احسان ہیں اور ہم بڑے آرام اور اطمینان سے زندگی بسر کرتے اور مقاصد کو پورا کرتے ہیں...... اور اردگرد دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔"

(برکات خلافت ص ۶۵)

☆......"ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالے نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا، کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے، اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے۔"

(نورالحق حصہ اول، ص ۱۰ مصنف مرزا قادیانی)

☆......"پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاؤے۔"(نورالحق، ص ۳۳ مرزا قادیانی)

☆......"ہم اور ہماری ذریت پر فرض ہو گیا ہے کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے شکر گزار رہیں۔"(ازالہ طبع دوم حاشیہ ص ۵۰۷)

☆...... "ابر رحمت کی طرح خدا تعالیٰ برطانوی حکومت کو دور سے لیا، جس کا شکر ہر فرد ہندوستانی پر فرض عین سے بھی بڑھ کر فوقیت رکھتا ہے۔"(ازالہ اوہام مصنف مرزا قادیانی)

☆......"میں اپنی جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل سمجھتے ہوئے دل کی سچائی سے ان کی اطاعت کریں۔"(ضرورت الامام ص ۲۳، مصنف مرزا قادیانی)

☆......"میرے مریدوں کی ایک جماعت تیار ہوئی ہے جو اس گورنمنٹ کے دلی جاں نثار ہیں۔"(گورنمنٹ کے نام عریضہ "تبلیغ رسالت" جلد ششم ص ۶۵، مصنف مرزا قادیانی)

☆......"اس پاک جماعت (فرقہ احمدیہ) کے وجود سے گورنمنٹ برطانیہ کے لئے انواع و اقسام کے فوائد متصور ہوں گے۔"(ازالہ اوہام ص ۸۲۹۔۵۷۱، مصنف مرزا قادیانی)

☆......"اور میں گورنمنٹ (برطانیہ) کی پولیٹیکل خدمت و حمایت کے لئے ایسی جماعت تیار کر رہا ہوں جو آڑے وقت میں گورنمنٹ کے مخالفوں کے مقابلے میں نکلے گی۔"(الہامی قاتل نمبر ا جلد ۱۸ ص ۵)

☆......"غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علما کی ہے جنہوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دیئے ہیں۔"(تبلیغ رسالت جلد ہشتم مصنف مرزا قادیانی)

☆......"ہمیں اس گورنمنٹ کے آنے سے وہ دینی فائدہ پہنچا کہ سلطان روم کے کارناموں میں اس کی تلاش کرنا عبث ہے۔"(اشتہار مرزا قادیانی مندرجہ "تبلیغ رسالت" جلد ہشتم، ص ۵)

☆......"بلکہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں۔"

(ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ "ملفوظات احمدیہ" جلد اول ص ۳۶)

☆......"میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں، نہ شام، نہ ایران میں، نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔"(اشتہار مرزا قادیانی، مرزا ۲۲/مارچ ۱۸۹۷ء)

☆......"یہ تو سوچو اگر تم اس گورنمنٹ کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہیں قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے، کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔"(تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۲۳ مصنف مرزا قادیانی)

☆......"جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی، اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار (انگریزی حکومت) کو (اپنی حمایت و نصرت سے) قائم رکھا جائے۔"

(الفضل قادیان ۳/جون ۱۹۴۵ء میاں مرزا بشیر الدین محمود)

مندرجہ بالا تحریرات کو جب ہم دیکھتے ہیں تو مرزا قادیانی کہیں اپنے باپ دادا کی مسلمانوں سے غداریوں اور انگریزوں سے وفاداریوں پر نازاں نظر آتا ہے، کہیں خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھ کر خوشی سے رقص کرتا دکھائی دیتا ہے، کہیں فرنگی کی حمایت و تائید میں کتابیں لکھ کر انہیں بیرونی ممالک میں بھیج کر اپنی شخصیت پر فخر کرتا نظر آتا ہے، کہیں ملکہ کے گلے کا تعویذ بن کر لٹک رہا ہے، کہیں انگریزی سلطنت کی حفاظت کے لئے خون بہا دینے کا اعلان کر کے اپنی بہادری و شجاعت کی خود ساختہ تاریخ رقم کر رہا ہے اور کہیں انگریزی حکومت کے تحفظ کے لئے اپنے چیلے چانٹوں کی فوج تیار کر کے دربار فرنگی میں اپنی قیمت میں اضافہ کر رہا ہے، ہم تو اس ننگ دین و ملت کے بارے میں یہی کہہ سکتے ہیں:

ہلاکت آفریں اس کی ہر اک بات
عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا

قادیانیوں کی یہ ضمیر فروشی، وطن فروشی، ایمان فروشی، غیرت فروشی اور قوم فروشی کس لئے تھی؟

اس لئے کہ قادیانیت اور فرنگیت ایک ہی

ختم نبوۃ

چیز کے دو نام تھے۔ دونوں کا کام ایک تھا، دونوں کا سفر ایک تھا، دونوں کی منزل ایک تھی اور وہ تھی کرۂ ارض سے اسلام اور مسلمان کا خاتمہ!

ان میں سے ایک سفاک قاتل تھا، دوسرا اس کی تیغ جفا، ایک ستم گر تیر انداز تھا دوسرا زہر میں بجھا ہوا تیر، ایک زہر ساز تھا دوسرا زہر فروش، ایک سانپ تھا دوسرا اس کو پالنے والا، المختصر ایک چور تھا اور دوسرا چور کی ماں! چور اور چور کی ماں میں کتنا گہرا تعلق تھا، وہ چور کے اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے۔

"دینی طور پر ہماری جماعت کے جو تعلقات گورنمنٹ کے ساتھ ہونے چاہئیں، ان کو حضرت مسیح موعود ہی سب سے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس کے متعلق خوب کھول کھول کر لکھا ہے، حتیٰ کہ آپ لکھتے ہیں کہ میں نے کوئی کتاب ایسی نہیں دیکھی جس میں گورنمنٹ کی وفاداری کی طرف توجہ نہ دلائی ہو، پھر فرماتے ہیں گورنمنٹ کے سکھ کو اپنا سکھ، گورنمنٹ کی تکلیف کو اپنی تکلیف، گورنمنٹ کی ترقی اپنی ترقی، گورنمنٹ کے تنزل کو اپنا تنزل سمجھنا چاہئے۔" (بشیر الدین محمود کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل جلد ۶ نمبر ۹، مورخہ ۶ مارچ ۱۹۱۹ء)

محترم قارئین! سوال اٹھتا ہے کہ انگریز نے یہ خبیث پودا کیوں اگایا؟ اس کی آبیاری اور انتہائی نگہداشت کیوں کی؟ جواباً عرض ہے...... تاکہ......

❁ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی جگہ مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت چلائی جائے۔

❁ اسلام کی رفیع الشان عمارت کو مسمار کر کے اس کے کھنڈرات پر قصر قادیانیت تعمیر کیا جائے۔

❁ شجر اسلام کو قادیانی چوہوں کے نوکیلے اور تیکھے دانتوں سے کٹوایا جائے۔

❁ مسلمانوں کو اسلام کی جائے قادیانی تہمت کے نیچے لایا جائے۔

❁ مسلمانوں کی ملی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے؟

❁ ہندوستان میں اسلامی اور آزادی کی تحریکوں کو کچلا جا سکے۔

❁ مسلمانوں کو کفر سے بر سر پیکار ہونے کی بجائے آپس کی سر پھٹول میں مصروف کیا جائے۔

❁ مختلف فرقوں کو دست و گریباں کیا جائے...... اور مزید نئے نئے فرقے بنائے جائیں۔

❁ ممانعت جہاد کی تعلیم کو عام کیا جائے۔

❁ ہندوستان میں توہین رسالت کی فضا پیدا کی جائے۔

❁ دنیا کے مختلف مسلمان ممالک میں قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کر کے حکومت کے اہم عہدوں پر بٹھایا جائے...... اور ان کی جاسوسی سے اہم ملکی راز حاصل کئے جائیں۔

❁ نو مسلموں کو اسلام کے نام پر قادیانیت کی دعوت دی جائے اور انھیں مسلمان کے نام پر قادیانی بنایا جائے۔

❁ پوری دنیا میں اسلام کی نمائندگی قادیانیت کے سپرد کی جائے......

اے قوم حجاز! آج بھی عالمی کفر اور قادیانی اپنے ان اہداف پر بھرپور کام کر رہے ہیں...... اور اپنی منزل حاصل کرنے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ ان کا حصول منزل کیا ہے؟ اس کے تصور سے ہی جسم تھرا اٹھتا ہے اور روح کانپ جاتی ہے۔

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع! میں نے ساری تشویشناک صورت حال تمہارے سامنے رکھ دی ہے اور اس پر تمہاری تشویش اور تڑپ دیکھنا چاہتا ہوں۔

تری آنکھ کو آزمانا پڑا
مجھے قصہ غم سنانا پڑا

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے

کراچی (نمائندہ خصوصی) شفیع الرحمن احرار، مولانا احتشام الحق معاویہ، جناب محمود احمد، ڈاکٹر صلاح الدین خان، قاری عبدالمجید، حافظ احمد، حافظ عبدالحق، قاری عبدالحمید، مولانا چراغ الاسلام، مولانا غلام ربانی شہزاد، مولانا عبداللہ، قاری عنایت اللہ، جناب یونس شمری، قاری عبید الرحمن، قاری علی شیر قادری، مولانا محمد اسلم، ڈاکٹر ذیشان فیصل، ڈاکٹر عتیق الرحمن، جناب شفیق احمد، محمد عارف خان نے مشترکہ طور پر اسلام اور پاکستان کے غدار اور اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والے برطانیہ، امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے ایجنٹ قادیانی جو جہاد کے منکر، ختم نبوت کے منکر، اور توہین رسالت کے مجرم ہیں۔ ان کی بیرونی طاقتوں کے اشارے پر پاکستان میں بدامنی اور انتشار پھیلا کر صیہونی عزائم کی تکمیل کے لئے مجلس ختم نبوت پاکستان کے مرکزی نائب امیر محترم حضرت اقدس، رہبر شریعت، شیخ الحدیث، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ پر بزدلانہ حملہ کر کے شہید کر دیا گیا۔

اجلاس میں قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے اور اصل حقائق منظر عام پر لانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا لدھیانوی شہید کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور حضرت کے صاحبزادگان و پسماندگان اور دیگر لواحقین تمام خلفاء و مجاز صحبت اور مریدین اور ارادت مندوں کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور ان کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

ختم نبوۃ

محمد اکرم فضل، الریاض

پاکستان کو معاشی طور پر دیوالیہ قرار دلوانے کی سازش

اگر کوئی شخص وزیر خزانہ جناب شوکت عزیز کے بارے میں یہ کہے کہ انھیں معمولی جمع تفریق کی شد بد بھی نہیں ہے تو اسے گستاخی سے ہی تعبیر کیا جائے گا لیکن عملاً کچھ ایسی ہی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ انھیں پہلے سے رائج ٹیکسوں کے علاوہ ایک سو ارب روپے کے مزید ٹیکسوں کی وصولی کا جو ہدف دیا گیا تھا وہ ہدف پورا ہونے کی بجائے ملکی معیشت کا بیڑہ غرق ہونا شروع ہو چکا ہے۔ ان کی زیادہ ٹیکسوں کی وصولی کی مہم جوئی، تاجروں کی مسلسل ہڑتالوں اور کاروباری سرگرمیاں معطل ہو جانے کے نتیجے کے طور پر پاکستانی معیشت کو صرف گزشتہ ایک ہفتہ کے دوران ایک سو پچاس ارب روپے کا خطیر نقصان پہنچ چکا ہے اور نہ معلوم قومی خزانہ کو ٹیکسوں کی عدم وصولی (اگر کاروبار ہی نہ ہوں تو ٹیکس کہاں سے ؟) کی بنا پر مزید کس قدر نقصان برداشت کرنا پڑے کیونکہ پاکستانی وزیر خزانہ اور تاجروں میں تاحال تحریر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے، جس کی بنا پر انھوں نے اپنی ہڑتال میں مزید پانچ دن کی توسیع کر دی ہے اور اب اس ہڑتال میں ٹرانسپورٹر بھی شامل ہو چکے ہیں، جس سے ملکی صنعت مفلوج ہونے کا شدید خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ الغرض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید شوکت عزیز کے ذریعے پاکستان کو مالی طور پر دیوالیہ قرار دلوائے جانے والے عمل کا آغاز ہو چکا ہے۔

عوام و خاص اور تاجر و کاروباری حضرات بینکوں سے اپنی رقوم دھڑا دھڑ نکلوا کر ڈالر خرید کر رہے ہیں جس کی وجہ سے بینکوں میں کاروباری سرگرمیاں ختم ہو رہی ہیں، ڈالر کا نرخ ہر لمحہ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور روپے کی قدر کم ہو رہی ہے اور ملک بھر کی تینوں (کراچی، لاہور اور اسلام آباد) اسٹاک مارکیٹیں دیوالیہ ہونے کی خبریں گردش کر رہی ہیں۔ سالانہ بجٹ کا اعلان ۱۷ جون کو ہوا لیکن اس کا نفاذ ۲۸/ مئی ۲۰۰۰ء (سابقہ تاریخ) سے شروع ہوا۔ غالباً پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا بجٹ ہے جو یکم جولائی کی بجائے ۲۸/ مئی سے شروع ہوا (واضح ہو کہ دو سال قبل ۲۸/ مئی کو پاکستان ایٹمی قوت بنا تھا لہذا قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ تاریخ دانستہ منتخب کی گئی کہ خدانخواستہ اگر ملکی معاشی حالت بگڑے تو یہ تاریخ بھی ناپسندیدہ قرار پائے)۔ واضح ہو کہ حال ہی میں آئی ایم ایف کا وفد کئی روز تک ہمارا مہمان خاص رہا ہے اور اس وقت تک رخصت نہیں ہوا جب تک کہ ہمارے بجٹ میں وفد کی مجوزہ شرائط تسلیم و داخل نہ کر لی گئیں۔

آئی ایم ایف کی شرائط اور ہدایات کے مطابق مرکزی حکومت نے دو لاکھ سے زائد سرکاری ملازمین کو فوری طور پر فارغ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس پر عنقریب عمل شروع ہو جائے گا جس کی وجہ سے ملک میں جاری بے چینی اور بے روزگاری میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ حکومت ایسے فارغ کر دیئے جانے والے ملازمین کو پنشن اور دیگر الاؤنس وغیرہ کہاں سے ادا کرے گی !! اکثر کاروباری ادارے مختلف وجوہات کی بنا پر بند پڑے ہیں اور باقی کاروبار ہڑتالوں کی نذر ہو رہے ہیں جس کی بنا پر ملک کی معاشی حالت روز بروز بگڑ رہی ہے اور کیا معلوم کہ یہ عوامل بھی پاکستان کو معاشی دیوالیہ پن سے ہمکنار کرنے میں شمار ہو جائیں۔

بظاہر بینکنگ کی دنیا کے سب سے بڑے ادارے امریکن بینک کے ذیلی ادارے سٹی بینک میں اپنی قابلیتوں کے جوہر دکھانے والے شوکت عزیز کو جناب جنرل پرویز مشرف نے پاکستان کے بگڑے ہوئے مالیاتی نظام کی درستگی کے لئے انھیں سات سمندر پار سے خصوصی طور پر کشید کیا ہے، اپنے دست راست کی حیثیت بخشی ہے، ان پر غریب ملک کے خزانے کی بھاری ذمہ داریاں ڈال دی ہیں، انھیں تمام مالیاتی اختیارات تفویض کر دیے، اور آئی ایم ایف کی ہدایات کے مطابق قومی خزانہ میں ٹیکسوں کی مد میں ایک سو ارب روپے کے مزید کی وصولی کا ہدف دے کر عسکری تعاون بھی مہیا کر دیا ہے، لیکن جس ملک میں کرپشن عروج پر ہو، نیچے سے اوپر تک سرکاری ملازمین کرپشن میں ملوث ہوں، جہاں تاجر اور صنعت کار کاروباری مندی کی بنا پر پہلے سے عائد شدہ ٹیکس بھی بمشکل ادا کر رہے ہوں اور وہ بجلی، پانی، ٹیلیفون اور سوئی گیس وغیرہ (ہر قسم کے یوٹیلیٹی) بلز میں بھی کئی قسم کے مزید ٹیکس ادا کر رہے ہوں وہاں ان سے مزید ایک سو ارب روپے کے ٹیکس کس طرح وصول ہو سکتے ہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق مرکزی حکومت نے سینٹرل بورڈ آف ریونیو (سی بی آر) سے چار ہزار کے قریب ملازمین کو کرپشن کے الزام کے تحت فوری طور پر معطل کر دیا ہے۔ اس سے قبل اسی ادارے کے چیئرمین کو موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی برخاست کرنے کے بعد کرپشن

ختم نبوۃ

کے الزامات کے تحت گرفتار کر لیا تھا جو اب تک زیر حراست ہیں اور ان کا کیس احتساب عدالت میں زیر سماعت ہے، جبکہ سی بی آر میں کرپشن کے بارے میں گھر کے بھیدی سابق پاکستانی وزیر خزانہ جناب ڈاکٹر محبوب الحق مرحوم وقتاً فوقتاً نشاندہی کرتے رہے تھے کہ اس محکمہ میں کرپشن کے باعث سالانہ ستر ارب روپے قومی خزانہ میں وصول نہیں ہوتے اور اگر خورد برد ہونے والی یہ خطیر رقم ہر سال قومی خزانہ میں جمع ہو جائے تو ملک میں مزید ٹیکس یا جاری مدات میں اضافے کی قطعاً ضرورت ہی نہ پڑے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے سی بی آر کے ادارے سے کرپشن کے الزام کے تحت بیک وقت اور فوری طور پر اس قدر بڑی تعداد میں ملازمین کی معطلی، اس کے چیئرمین کی برخاستگی اور اس کے خلاف احتساب کیس اور سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق مرحوم کی جانب سے سی بی آر میں کرپشن کے حوالے سے مسلسل بیانات، پاکستانی تاجران کی ان شکایات پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں کہ انہیں ٹیکس کی ادائیگی سے اس قدر خوف نہیں ہوتا جس قدر محکمہ ٹیکس کے افسران اور عملہ کی چیرہ دستیوں کا خوف ہوتا ہے کیونکہ اس محکمہ کے اہلکار کاروباری طبقہ کو ناجائز طور پر ہراساں، تنگ اور پریشان کرتے رہتے ہیں۔

سی بی آر مرکزی حکومت کا وہ ادارہ ہے جسے ملک بھر میں ہر قسم کے ٹیکس وصول کرنے کا اختیار حاصل ہے، اس کا مرکزی دفتر اسلام آباد میں اور چاروں صوبائی دارالحکومتوں اور ان کے تمام اضلاع میں اس کے دفاتر قائم ہیں۔ اس کا سربراہ ایک چیئرمین ہوتا ہے جبکہ کچھ افراد بورڈ ممبران ہوتے ہیں۔ یہ تمام بورڈ ممبران اپنے چیئرمین کی سربراہی میں حکومت کی طرف سے وضع کردہ پالیسی کے مطابق ہر قسم کے ٹیکسوں (بشمول انکم ٹیکس، سیلز اینڈ ایکسائز ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس وغیرہ) کی وصولی اور انہیں قومی خزانے میں جمع کروانے کے قواعد و ضوابط طے کرنے، ایسے معاملات انکم ٹیکس ٹریبونلز میں چلانے اور ادائیگی نہ کرنے والے افراد کی پکڑ دھکڑ اور انہیں مناسب سزا دینے اور ان کی جائیداد قرق کرنے جیسے اختیارات حاصل ہیں۔ جنہیں عمومی طور پر چیلنج کرنا مشکل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں کون عدالتی چکروں میں پڑ کر اپنے وقت، کاروبار اور پیسے کی بربادی کے جھنجھٹ میں پڑے۔ لہٰذا عوام الناس عمومی طور پر اور تاجر خصوصی طور پر سی بی آر کے افسران کے ناروا رویہ سے ہمیشہ نالاں رہتے ہیں۔

وہ جیسے کہا جاتا ہے کہ: ”کریلا اور نیم چڑھا“ کچھ ایسا ہی حال سی بی آر کا ہے کہ اسے پہلے ہی بے شمار اختیارات حاصل تھے کہ اب آئی ایم ایف کی ہدایات کے مطابق ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنے، ہر قسم کے کاروبار کی ڈاکومینٹیشن کرنے کہ جن پر ٹیکس عائد کیا جاتا ہے، مزید ٹیکسوں کے حصول کا ہدف، سیلز ٹیکس کا نفاذ، مزید اختیارات، ان کے ہمراہ فوجی افسران کی تعیناتی اور ہر کالی وغیرہ بالکل کریلا اور نیم چڑھا والا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ پس تاجر طبقہ جو پہلے ہی سی بی آر کے افسران سے نالاں رہتا تھا اب خم ٹھونک کر میدان میں آگیا ہے اور اس نے حال ہی میں دو روزہ (جو پھیل کر کئی روزہ ہو گئی) کامیاب شٹر ڈاؤن ہڑتال کر کے اپنی طاقت کا اظہار کر دیا ہے۔ تاجر طبقہ کا موقف یہ ہے کہ وہ ٹیکس دینے کو تیار ہیں لیکن قابل برداشت حد تک کیونکہ وہ پہلے ہی مختلف اقسام کے ٹیکس ادا کر رہے ہیں اور ان میں مزید اضافہ ان کی قوت برداشت سے باہر ہے وہ اپنا نقصان اور کاروبار تباہ کر کے اس ملکی خزانہ کو پُر کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتے کہ جو آج تک کبھی پُر ہی نہیں ہو سکا، جس کے پیندے میں سابقہ قومی لیڈران نے لوٹ مار کے ذریعے اس قدر چھید کر دیئے ہیں کہ وہ اب کسی صورت میں پُر ہی نہیں ہو سکتا اور اسی پر بس نہیں بلکہ لوٹ مار کرنے والوں اور قومی قرضے معاف کرانے والوں سے قومی دولت کی واپسی بھی مشکل ترین امر ہے۔ ایسے حالات میں صرف تاجر ہی قربانی کا بکرا کیوں بنیں۔ بات صرف تاجر حضرات ہی کی نہیں بلکہ اب عوام الناس بھی تاجر حضرات کے ساتھ شامل ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ حکومت نے نئی پالیسی کے تحت ہر قسم کی جائیداد پر اضافی ٹیکسوں اور ان میں اضافے کا فارمولا شروع کر دیا ہے جبکہ ان سابقہ قومی لیڈروں سے کوئی باز پرس نہیں جنہوں نے آج تک کوئی ٹیکس نہیں ادا کیا یا اگر ادا کیا ہے تو وہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مصداق ہے بلکہ اس کے برعکس وہ قومی خزانہ پر ہی ہاتھ صاف کرتے ہوئے اربوں روپے ہضم کر گئے، اپنے بیرون ملک اکاؤنٹس میں منتقل کر چکے اور تمام فارن کرنسی اکاؤنٹس کو منجمد کرتے ہوئے ملک کا قیمتی زرمبادلہ بھی صاف کر گئے۔

اب دیکھتے ہیں کہ آئی ایم ایف کی تائید پر شروع کرائی جانے والی ٹیکسوں کی یہ کشمکش کس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ جس کے ایک فریق ہمارے موجودہ وزیر خزانہ شوکت عزیز ہیں اور دوسرے فریق ملک بھر کے تاجر اور عام ٹیکس دہندگان ہیں جو ٹیکس دینے سے انکار نہیں کر رہے اور جو پہلے ہی مختلف اقسام کے بے شمار ٹیکس ادا کر رہے ہیں بلکہ انہیں ٹیکسوں کی وصولی کے طریق کار، ان میں ناروا اضافے اور سی بی آر کے افسران کی چیرہ دستیوں سے اختلاف اور وہ اپنے پہلے سے ادا شدہ ٹیکسوں کی پائی پائی کا حساب بھی طلب کرتے ہیں جنہیں سابقہ لیڈران شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے، قرضے حاصل کر کے معاف کروا چکے اور جن سے لوٹی ہوئی دولت کے اگلوانے کی کوئی ٹھوس کوشش بھی نہیں کی جا رہی ہے۔

شہیدِ ختم نبوت

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

عطاء اللہ شہاب (گلگت)

ظلم و بربریت کی انتہا ہوگئی اور جبر و سفاکیت کی حد ہوگئی، ارض عروس البلاد میدان کربلا کا منظر پیش کرنے لگی، چنگیزیت اور تاتاریت ایک بار پھر اپنی تاریخ دہرانے لگی، صف علماء و مشائخ میں ماتم بپا ہوا، مذہبی تحریکی حلقوں میں اتھل پتھل مچ گئی، مدارس اور طلباء بے آسرا اور یتیم ہوئے۔ ظلم و جبر اپنا مکروہ چہرہ مارے شرم کے چھپانے لگا، جب ۷۰ سالہ معمر ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی (شہیدؒ) دن دہاڑے، سرکاری چاک و چوبند دستوں اور رینجرز کی موجودگی میں، مجہول اور الفقوں کے شہر میں دہشت گردی کا شکار ہوئے اور جام شہادت نوش فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد فقہ و حدیث تحریک ختم نبوت کے روح رواں، ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ اور اختلاف امت اور صراط مستقیم جیسی شاہکار اور یادگار کتابوں کے مصنف صاحب طرز ادیب و قلمکار ماہنامہ بینات کے مدیر و سرپرست روزنامہ جنگ، کراچی کے اسلامی صفحہ کے انچارج راہ تصوف و سلوک کی نہایت معتبر شخصیت اقرأ روضۃ الاطفال کے بانی شیخ و سرپرست اعلیٰ ایسی صفات سے متصف شخصیت جو اپنوں کے ساتھ، اغیار میں بھی مسلمہ تھی، ایسے عمر رسیدہ اور سفید ریش بزرگ کہ کافر و مشرک بھی رحم کھائے۔ ایسی علمی و عملی ہستی جس کے اسلاف و اکابر کا لہو کراچی کی شادابی اور پاکستان کے قیام و ترقی میں نہ صرف شامل ہے بلکہ رچا بسا ہوا ہے کہ جس بے دردی اور بہیمانہ انداز میں شہید کردیا گیا اس پہ ہر آنکھ نم اور ہر چشم اشک آلود ہے، ہر قلب حزیں اور ہر جگر پریشان ہے، ہر جسم ساکت اور ہر قدم جامد ہے، ہر زبان گنگ اور ہر عقل تنگ ہے، بزرگ ہستیاں سر جوڑ کر محو فکر ہیں تو نوجوان بے صبرے اور مشتعل ہوئے جارہے ہیں، قہر و غضب اور جذبہ انتقام، ہر لمحہ، ہر پل بڑھتا جارہا ہے سیاسی و مذہبی فضا میں تکدر پیدا ہوچلا ہے کراچی سے گلگت تک، پاکستان سے افغانستان، ہندوستان تک ایشیا سے افریقہ تک ہر علمی مجلس، قدردان اہل علم اور ہر مسلمان طبقہ کیا مرد، کیا عورتیں، کیا بوڑھے کیا جوان، کیا اپنے کیا پرائے، کیا چھوٹے کیا بڑے سب کے سب حزن و ملال کی سراپا تصویر بن کر متحیر و متفکر ہیں کہ الٰہی کیا اسلام کا قلعہ (پاکستان) اتنا شگاف زدہ اور غیر محفوظ ہوچکا ہے کہ جہاں خود قلعہ کے محافظ کی جان بھی محفوظ نہیں، کیا اسلام کے نام پہ قائم مملکت، دہشت گردوں، تخریب کاروں، اسلام دشمنوں اور اغیار کی اتنی بڑی آماجگاہ بن چکی ہے کہ ایمان و اسلام کے علمبردار، ملک و ملت کے خیرخواہ اور وطن کی آن پہ جان چھڑکنے والے، اغیار کے آتشیں اسلحوں کا نشانہ اور ہدف بنتے چلے جائیں اور ظالم و جابر، ملک و ملت کے بدخواہ اور معصوم انسانیت کے قاتل، دندناتے پھریں، اسلام کی بنیاد پہ یہ ملک بنا ہے، بنیاد پہ قائم نہ رہے گا تو فنا ہے، کیا ملک و ملت کی بے لوث خدمات کرنے والوں کو یہی صلہ دیا جاتا ہے، عمر کے اخیر حصے میں بر سر بازار خاک و خون میں نہلا دیا جاتا ہے، وہ بے لوث خدمتگار، مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ ہوں یا خطیب اسلام مولانا عبداللہ شہید، مولانا حق نواز جھنگوی ہوں یا مولانا عبیداللہ چترالی یا پھر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہم اللہ۔

کیا حکومتی محافظوں کی غفلت سے ایسا ہوا؟

کیا رینجرز کی بے احتیاطی اس کا سبب بنی؟

کیا دہشت گردوں کی دہشت انگیز کارروائی بر محل تھی؟

کیا مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے محافظ نہیں تھے اس لئے ایسا ہوا؟!

یہ ساری باتیں، یہ سب اسباب اپنی جگہ بجا اور درست مگر اصل اور بنیادی سبب، اس حادثے فاجعہ کا، اس طرح دیگر تمام وارداتوں کا مملکت پاکستان کا اپنے قیام کے مقصد اعظم، اسلامی شریعت کا نفاذ سے انحراف اور مسلسل

باقی صفحہ 19 پر

ختم نبوت

مولانا خالد محمود سومرو

باب الاسلام سندھ شدید ترین خشک سالی کی زد میں

سندھ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ برصغیر میں اسلام، سندھ ہی کے راستہ سے داخل ہوا۔ بنا بریں سندھ کو باب الاسلام بھی کہا جاتا ہے، سندھ میں مختلف مقامات پر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبریں بھی ہیں۔

قیام پاکستان کے لئے سندھ اور اہلیان سندھ کی قربانیاں تاریخ کا انوٹ انگ ہیں، پاکستان کے قیام کے لئے پہلی قرارداد سندھ اسمبلی نے ہی پاس کی تھی۔ اہلیان سندھ نے قیام پاکستان کے لئے تحریک کیوں چلائی تھی ایک تو اس لئے کہ وہ انگریزوں کی غلامی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں تھے اور دوسری چیز تھی ان کی اسلام کے ساتھ والہانہ محبت...... وہ سندھ جہاں پر ہندو بادشاہ راجا داہر کے مظالم سے تنگ آکر ایک اسلام کی بیٹی نے مسلمانوں کو مدد کے لئے پکارا تھا تو مجاہد اسلام محمد بن قاسم مجاہدین کا قافلہ لے کر سندھ پہنچا تھا اور اس نے راجا داہر کو سبق سکھایا اور سندھ میں اسلامی حکومت قائم کی تھی۔

وہ سندھ جو کسی زمانے میں امن و امان، خوشحالی، شادابی، عدل وانصاف کا مرکز تھا اور لوگ سندھ کو دیکھنے کے لئے دنیا کے کونے کونے سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے سندھ آتے تھے آج کل تاریخ کا وہ خوبصورت خطہ برصغیر کا سرسبز اور شاداب علاقہ بنجر بنتا جارہا ہے۔

عرصہ سے برسات نہیں پڑی، دریائے سندھ کا پانی غیر معمولی حد تک کم ہو گیا ہے، نہریں کنویں اور تالاب خشک ہو چکے ہیں زمین سے نکلنے والا پانی کڑوا بنتا جارہا ہے اور جہاں پر سطح آب ۷۰ یا ۸۰ فٹ زیر زمین تھی وہاں پر ۲۰۰ اور ۲۵۰ فٹ تک پانی نہیں مل رہا، سندھ جو خالصتاً ایک زرعی علاقہ ہے ایک زرعی علاقہ میں اگر کھیت ویران ہو جائیں، کنویں سوکھ جائیں، مویشیوں کو کھانے کے لئے چارہ اور پینے کے لئے پانی نہ ملے، لوگ دانے دانے کو محتاج ہو جائیں، تو یقینی طور پر ایک قومی سانحہ کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے، موجودہ زمانے میں جس طرح امن، استحکام، خوشحالی، تجارت اور معیشت میں ہر ملک علاقائی اور بین الاقوامی صورتحال سے متاثر ہے اسی طرح موسمی تغیر و تبدل، زراعت، بارش۔ غرض قدرتی ماحول کے تمام خدوخال میں عالمی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیوں سے بھی متاثر ہورہا ہے۔ آج سندھ میں بالخصوص سندھ کا دیہاتی علاقہ جہاں پر صرف زراعت پر گزارہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ دریائے سندھ کے دونوں اطراف والی زرعی زمین اور تھر کا علاقہ شدید خشک سالی اور قحط کا شکار ہے، یہ سب کچھ شاید دنیا کے ماحولیاتی نظام میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا لازمی نتیجہ اور ہماری بد اعمالیوں کی شامت ہے۔

شامت اعمال ماصورت بور گرفت

اس وقت سندھ میں پانی کے ذخائر کی کمی خطرے کے نشان کو چھو رہی ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اس طرف فوری توجہ نہ دی گئی تو اللہ نہ کرے، علاقہ دوسرا راونڈلن جائے گا۔

سندھ ایک زرعی خطہ ہے اور زراعت کے لئے پانی اولین ضرورتوں میں سے ہے، مگر اس وقت حال یہ ہے کہ زراعت کے لئے تو پانی رہا پی جگہ پینے کے لئے بھی پانی دستیاب نہیں، تھر کے علاقہ میں پانی نہ ملنے کی وجہ سے ہزاروں مویشی اور سینکڑوں انسان لقمہ اجل بن چکے ہیں، جس کی وجہ سے بہت بڑی تعداد نقل مکانی کر چکے ہیں، سینکڑوں بستیاں ویران ہو چکی ہیں اور تھر کے علاقہ میں مرے ہوئے جانوروں کے ڈھانچے نظر آرہے ہیں اور پورے علاقہ میں تعفن پھیلا ہوا ہے، دیہاتی علاقوں میں اور تھر کے علاقوں میں کتے کے کاٹنے کی وجہ سے اور سانپوں کے کاٹنے کی وجہ سے بھی کافی لوگ مرے ہیں اور متاثرین کو ویکسین بھی نہیں مل رہی۔ وائرس انفیکشن بھی وبا کی طرح پھیلا ہوا ہے، جس پر بھی بظاہر کوئی کنٹرول ہوتا ہوا نظر نہیں آرہا، کہا جاتا ہے کہ دنیا کا ۷۱ فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے، جس کا ۹۷ء۵ فیصد سمندروں کا نمکین اور کھارا پانی ہے بقیہ حصہ کا ۵ء۲ فیصد قطبین پر برف کی شکل میں موجود ہے باقی کا ۷ فیصد زمین کی نمی اور زیر زمین موجود پانی کے ذخائر ہیں، اس طرح ایک فیصد سے بھی کم پانی براہ راست پینے اور استعمال کے لئے دستیاب ہے۔

پانی کے ذخائر تیزی سے کم ہورہے ہیں:

ہیگ میں کچھ عرصہ پہلے پانی کے حوالے سے منعقد ہونے والے اجلاس World Water Forum کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں اس وقت تقریباً ایک ارب افراد پینے کے صاف پانی کی نعمت سے محروم ہیں۔ کرۂ ارض سے متعلق سربراہی اجلاس Earth Summit کے ایک جائزے کے مطابق 2025ء تک دنیا میں صاف پانی کی فراہمی تشویشناک حد تک کم ہو جائے گی اور دو تہائی آبادی کو پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑے گا، پانی کی قلت کے ساتھ ساتھ ساری دنیا میں

ختم نبوۃ

ریگستانی علاقوں اور خشک اور بنجر زمین کے تناسب میں اضافہ ہو رہا ہے، آج کل سندھ بالعموم اور تھر کا علاقہ بالخصوص خشک سالی کی اس خطرناک لہر اور پانی کی قلت کا شکار ہے۔

سرکاری سطح پر اگر فراہمی آب کے لئے سنجیدہ کوششیں نہ کی گئیں تو یہ نہ ہو کہ یہاں پر بھی ایتھوپیا والی صورتحال پیدا ہو جائے۔ قحط سالی کی وجہ سے جو سندھ میں سب سے زیادہ نقصان ریگستانی پٹی میں ہوا ہے...... ضلع دادو کا علاقہ کاچھو اور ہندوستان کی سرحد سے ملنے والا علاقہ تھر زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ مملکت خداداد پاکستان میں صوبہ سندھ کے ساتھ ساتھ صوبہ بلوچستان بھی کافی متاثر ہوا ہے اور بلوچستان کے کافی علاقوں میں بھی بعینہ وہی صورتحال ہے جو سندھ کے علاقہ کاچھو یا تھر میں ہے۔ اس افسوسناک صورتحال میں اہل خیر حضرات کو اپنے بھائیوں کے تعاون کے لئے خصوصی توجہ کرنی چاہئے اور وہ لوگ جو اس آفت سے متاثر ہوئے ہیں، جن کے لوگ مرے ہیں، مویشی تباہ ہوئے ہیں، فصلیں برباد ہو گئی ہیں، جو لوگ نقل مکانی کر کے دیہاتوں سے شہروں کی طرف آئے ہیں اور بے یارو مددگار ہیں جو وائرس انفیکشن اور دوسری وبائی بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں، ان کے ساتھ دل کھول کر تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔

حکومت کی جانب سے متاثرین کے ساتھ جو تعاون کیا گیا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے، لہذا اہل خیر حضرات کو چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ دل کھول کر تعاون کریں...... جمعیت علماء اسلام اس سلسلہ میں اہل خیر حضرات کے ساتھ رہے گی اور مستحقین تک امداد پہنچانے کے لئے ان کی رہنمائی کرے گی۔ مالی تعاون کے ساتھ ساتھ تمام مسلمانوں سے خصوصی دعاؤں کے لئے بھی اپیل کی جاتی ہے کیونکہ یہ سب کچھ یقیناً ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ فرمان الٰہی کے مطابق: "ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس۔"

بقیہ: شہید ختم نبوت

انحراف ہے۔ قاتلوں کی عدم گرفت، تخفیف اور بعض وارداتوں میں قاتلوں کی سرکاری ایجنسیوں کی طرف سے پشت پناہی بھی قتل، اقدام قتل، اور دہشت گردی کی ایک بڑی وجہ ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کے نام لیواؤں اور اس کے چاہنے والوں پر گزشتہ، نصف صدی سے مسلط انگریزوں کا ظالمانہ، جابرانہ اور کافرانہ نظام بھی، اس کا سبب اعظم ٹھہرا، وہ نظام کہ جس نے ہمارے ملک کو عنفوان شباب میں ہی دولخت کر دیا تھا، وہ نظام کہ جس نے ملک کو اولیاء وقت، علماء امت اور ائمہ قرآن و حدیث کی خون آلود لاشیں دی، وہ ظالمانہ نظام سلطنت کہ جس نے ماؤں کو، ان کے بے ضرر اور معصوم بچوں کی تیزاب میں جھلسائی گئی بے گور و کفن نعشیں دیں، وہ فرعونی اور قادیانی نظام کہ جس نے ملک کے غریب عوام کو معیشت کے ہاتھوں مجبور اور بے بس، غریب ماؤں، بہنوں کی تار تار آنچلیں دی، شرم و حیا سے عاری وہ فرنگیانہ نظام کہ جس نے پردہ نشین ماؤں، بہنوں اور نوجوان نسل کو تہذیب اور کلچر کے نام پر رقص و سرود، شراب و کباب، جذبہ دین، بیزاری اور بکھر پنے کا درس و سبق دیا، کیا ان دلسوز اور جگر سوز واقعات نے ایوان حکومت میں اب تک زلزلہ بپا نہیں کیا؟ کہ وہ اٹھیں اور ملک و ملت، علماء و صلحاء، معصوم بچوں اور غریب و بے بس لوگوں کے سفاک، ظالم اور جابر قاتلوں کو خواہ وہ قادیانی ہوں یا انہی کا کوئی ہم نسل اور ان قاتلوں کے اصل پشت پناہوں کو تختہ دار پر لٹکائے اور ہاں یہ بھی یاد رکھئے! ملک کفر کے ساتھ تو چل سکتا ہے مگر ظلم کے ساتھ ہرگز نہیں، قطعاً نہیں، اس لئے چیف صاحب! خدارا کچھ ہونے سے قبل ہی کچھ کیجئے؟

اظہار تعزیت

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا سن کر حضرت حافظ سید نذر محمد شاہ صاحب و دیگر اساتذہ کرام و طلباء و اراکین مدرسہ کو بہت صدمہ ہوا، حضرت علامہؒ صاحب مرحوم کے لئے قرآن خوانی کرائی گئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی دینی خدمات کو قبول فرما کر اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے حضرت شاہ صاحب کی طرف سے اور تمام اساتذہ مدرسہ انوار رحمت ساہیوال کی طرف سے بہت بہت اظہار افسوس کیا ہے۔

تعزیتی بیانات

کراچی (پ ر) جمعیت مشائخ اہلسنت پاکستان کے سربراہ علامہ قاری محمد شمس الرحمٰن صدیقی نے کہا ہے کہ ملک دشمن اور اسلام دشمن قوتیں ملک کو مذہبی انارکی اور فرقہ وارانہ فسادات کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں، ان حالات میں محب وطن علماء کرام و مذہبی جماعتوں کے قائدین کو بڑے غور و فکر کے بعد لائحہ عمل ترتیب دینا چاہئے، وہ علامہ محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے تعزیتی اجتماع سے خطاب کر رہے تھے، اجتماع سے صاحبزادے محمد احسان صدیقی، مولانا سعید الرحمٰن ہزاروی، مولانا محمد عرفان قادری نے بھی خطاب کیا، علامہ شمس الرحمٰن نے کہا ملک کے دفاع اور استحکام کے سلسلے میں علماء کرام پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس کو بڑی سنجیدگی سے ادا کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

○

ختم نبوۃ

نثار احمد خان فتحی عفااللہ عنہ

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا!

شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی یاد میں سوگوار دل کے ساتھ!

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کو تقریباً ایک مہینہ سے زیادہ ہو گیا ہے مگر ان سے عقیدت رکھنے والوں کے دل ابھی تک بے چین و بے قرار ہیں، جیسے ہی ان کی شہادت کا واقعہ یاد آتا ہے دل پر ایک چوٹ سی پڑتی ہے اور ان کے ساتھ گزری ہوئی مبارک ساعتیں یاد آجاتی ہیں۔ جن بزرگوں نے مجھے محبت و شفقت کے ہدیے دیے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ان میں سرفہرست تھے۔ حضرت جیسا جامع کمالات اور ہمہ صفت موصوف انسان برسوں کے بعد پیدا ہوتا ہے خواجہ حکیم سنائی نے کیا اچھی ترجمانی کی ہے۔

عمر ہا باید کہ تا یک کودکے از روئے طبع
عالمے گردد و یا شاعر شیریں سخن
دور ہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

یعنی ایک طفل روشن طبع ایک عمر بسر کرنے کے بعد اچھا عالم دین یا شیریں سخن شاعر بنتا ہے، مگر زمانے پر گردش کے کئی دور گزر جاتے ہیں تب کہیں ایسا مرد حق پیدا ہوتا ہے جیسے خراساں میں بایزیدؒ یا قرن میں اویسؒ۔

مولانا لدھیانوی نوراللہ مرقدہ اپنے ہم عصر علماً اور مشائخ میں اپنی کسر نفسی، انکساری، محبت و شفقت اور دیگر درویشانہ صفات کی وجہ سے ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ پچھلے دو تین سالوں میں لوگوں کا آپ کی طرف کثرت سے رجوع ہوا اور ایک خلق کثیر کو آپؒ کی ذات روحانی سے استفادہ کا موقع ملا۔ رمضان شریف میں اعتکاف کے لئے آپ کی مسجد میں آنے والوں کا تانتا بندھ جاتا تھا اور ان دس دنوں میں جو روحانی کیف، ذکر و اذکار، درس و تدریس اور حضرتؒ کے مواعظ سے لوگ حاصل کرتے تھے اس کی لذت وہی جانتے ہوں گے جو اس بابرکت عمل میں شریک ہوتے ہوں گے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قرآن و حدیث کے ایک بلند پایہ عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خدا رسیدہ صاحب باطن بزرگ اور شیخ طریقت بھی تھے، ہزاروں عوام کے ساتھ علماً عصر کی ایک کثیر تعداد بھی آپ سے شرف ارادت رکھتی ہے اور یہ آپ کے شیخ کامل ہونے کی بین دلیل ہے۔

مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ میرے شیخ طریقت شیخ القراً حضرت قاری فتح محمد صاحب مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ سے بھی بہت عقیدت رکھتے تھے، ان کی وفات پر اپنے ایک مقالہ میں لکھتے ہیں کہ:

"حضرت قاری صاحب نوراللہ مرقدہ ہمارے دور میں آیت من آیات اللہ تھے۔ حق تعالیٰ نے ان کو ایسے خارق عادات اوصاف و کمالات سے نوازا تھا جو صرف نفوس قدسیہ کا حصہ ہیں اور سننے والوں کو ان کے محیر العقول کمالات پر یقین لانا بھی مشکل ہے۔ اس ناکارہ کو اپنی زندگی میں جن خاصان خدا کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ان میں دو بزرگوں کو "اعبد خلق اللہ" پایا ان میں سے ایک حضرت قاری صاحب تھے۔" (مقالات یوسفی)

حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ اس ناکارہ سے بڑی محبت اور شفقت کا برتاؤ کرتے تھے، جب ملتے تو بہت خوش ہوتے، گلے لگاتے، دعائیں دیتے اور فرماتے دل ٹھنڈا کر دیا، میں نے اپنی تین کتابوں کا مسودہ حضرت کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اپنے علمی اور تدریسی مشاغل اور نقص صحت کے باوجود ان تینوں کا مطالعہ کیا اور ان پر اظہار خیال فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ آخری اظہار خیال میری کتاب "بنام قادیانی عوام" کے لئے دفتر ختم نبوت جاتے ہوئے گاڑی غریب خانے کی طرف موڑی اور بذات خود میرا مسودہ اور اپنی تقریظ میرے حوالے کی اور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اسے فوراً چھپوا دیجئے۔ حضرتؒ کی یہ کسر نفسی اور انکساری ہی ان کے بڑے ہونے کی دلیل ہے، تکبر، اپنے کو بڑا سمجھنا، مجلس میں کوئی ممتاز مقام چاہنا، دوسرے سے سلام کی توقع رکھنا، بازار جانے میں خرید و فروخت میں عار محسوس کرنا، حضرتؒ ان رذائل سے کوسوں دور تھے۔ مرشد العلماً ہو کر حضرت والا ایک عام آدمی کی وضع میں رہتے اور یہی اوصاف حضرتؒ کو ان کے ہم عصر علماً اور مشائخ سے ممتاز کرتی ہیں۔ ایک شیخ طریقت میں جن اوصاف کا ہونا ضروری

اور لازمی ہوتا ہے آپ کی روز مرہ کی زندگی، آپ کے صبح و شام کے معمولات آپ کے مواعظ و درس و تدریس، جہادی تنظیم کی سرپرستی، ختم نبوت کے محاذ پر آپ کی بھرپور کوششیں اور دوسرے علمی مشاغل اور آپ کی تصنیفات اور مخلوق خدا کا آپ کی طرف رجوع اس کی غمازی کرتے ہیں۔

اخبار جنگ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان سے برسوں پہلے حضرت شہیدؒ نے ایک سلسلہ قائم کیا تھا جو آپ کی شہادت تک جاری رہا، اس میں لوگوں کو اپنی روزمرہ کی زندگی کے ہر شعبہ میں جو مسائل پیش آتے ہیں شریعت کی روشنی میں لوگ ان کا حل پوچھتے تھے اور آپ اس کا شافی جواب دیتے تھے، اس طرح سے ہزاروں سوالوں کے جواب جو نکاح و طلاق، لین دین، تجارت و معیشت، عقائد و عبادات غرضیکہ ہر شعبہ حیات سے متعلق تھے آپ کی جلدوں میں کتابی شکل میں نہ صرف پاکستان میں بلکہ غیر ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بنے ہوئے ہیں۔

راقم الحروف نے اسی حوالے سے حضرتؒ کو ایک خط لکھا کہ جناب سے بالمشافہ استفادہ کا موقع تو شاید آپ کی گوناگوں علمی مصروفیات کی بنا پر مجھے نہ مل سکے اس لئے بذریعہ خطوط میں چاہتا ہوں کہ کچھ اپنے اشکالات اور سوالات جناب کی خدمت میں اور جوابی لفافہ پیش کر کے طمانیت قلب حاصل کروں۔ حضرتؒ نے اس کے جواب میں جو خط مجھے لکھا اس کے ایک ایک لفظ سے حضرتؒ کی محبت اور شفقت اور خدمت دین کے معاملے میں پیش قدمی اور انکساری کا اظہار ہوتا ہے میں برکت کے طور پر اس خط کو یہاں نقل کرتا ہوں:

حضرت مخدوم و معظم! زیدت مکارمم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱...... "درازیٔ زلف محبوب حسین لگتی ہے، اور اگر سلجھی ہوئی ہو تو باعث اضافہ حسن ہے۔"

۲...... تاہم آپ سے شکایت ہے کہ آپ ان جواہر کے لئے نہایت ردی قسم کا کاغذ کہیں سے تلاش کر کے لاتے ہیں، اگر آپ فرمائیں تو بہترین قسم کا کاغذ بھجوادوں؟

۳...... سوالات کی تعداد بھی ذرا کم رکھی جائے، زیادہ سوالات سے طبیعت الجھتی ہے، ایک لفافے میں بس تین سوال بہت ہیں۔

۴...... آپ سوالات خواہ دستی پہنچائیں یا ڈاک سے بھیج دیا کریں، جوابی لفافہ کی ضرورت نہیں، میں اپنے ڈرائیور کے ذمہ لگادوں گا وہ آپ کو پہنچا دیا کرے گا۔

۵...... ان سوالوں کے جواب میں جو کچھ لکھتا ہوں وہ طبع زاد ہے، سوال پڑھ کر جو کچھ ذہن میں آجاتا ہے لکھ مارتا ہوں، اور مجھے اپنی کسی تقریر و تحریر پر اعتماد نہیں، اس لئے ان جوابات کو اسی حیثیت سے پڑھا اور دیکھا جائے۔

۶...... اگر اچھا کاغذ استعمال کر لیا جائے تو ان کو فائل میں محفوظ کر لیا جائے، ہر خط پر نمبر لگا دیا جائے، بعد میں اگر اس ناکارہ کو ضرورت پیش آئے تو ان کی نقل لینا آسان ہو۔

۷...... یہ معروضات بطور معروضہ و مشورہ کے ہیں، ورنہ ٭

"جو چاہے ترا حسن کرشمہ ساز کرے"

دعاؤں کی احتیاج بھی ہے اور التجا بھی

والسلام

محمد یوسف لدھیانوی

دفتر ختم نبوت پرانی نمائش، کراچی

شق نمبر ۴: کے جواب میں بندے نے حضرتؒ سے عرض کیا کہ آپ اپنے ڈرائیور (عبدالرحمن جو حضرتؒ کے ساتھ شہید ہوئے) کو یہ تکلیف نہ دیں میں سائل ہوں، اس لئے ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ میں خود سوال پہنچاؤں اور خود ہی جواب حاصل کروں۔ چنانچہ یہ سلسلہ کئی مہینے تک چلتا رہا اور اس وقت بند کرنا پڑا جب آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ تقریباً ایک سو سوالات بندے نے کئے اور حضرتؒ نے اس کے شافی جوابات عنایت فرمائے وہ سب حضرتؒ کی خواہش کے مطابق میرے پاس محفوظ ہیں اور مندرجہ بالا خط کی شق نمبر ۶: کے پیش نظر انشاء اللہ کتابی صورت میں ان کو شائع کرنے کا ارادہ ہے تاکہ عوام بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

میرے ایک قریبی عزیز قادیانی تھے لیکن مجھے اس کا بالکل علم نہیں تھا، کچھ عرصے کے بعد چند لوگوں کی زبانی جب مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے ان کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے اپنے قادیانی ہونے کا اقرار کیا، مجھے بہت افسوس ہوا میں نے حتی الامکان ان کو بہت سمجھایا، جب وہ نہ مانے تو میں نے ان سے تعلق قطع کر لیا اور تقریباً دس برس تک ان سے ملنا جلنا بالکل بند رہا۔ دس برس کے بعد انہوں نے مجھے کہلوایا کہ میں آپ سے عقائد کے سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ میں نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی خدمت میں یہ سارا واقعہ بیان کیا اور درخواست کی کہ وہ بھی غریب خانہ پر اس دن تشریف لائیں اور خدا سے دعا کریں کہ انہیں آپ کے ہاتھ پر ہدایت حاصل ہو، وقت مقررہ پر میرے عزیز اپنی بیوی کے ساتھ آئے اور کچھ دیر کے بعد حضرت شہیدؒ بھی تشریف لے آئے

ختم نبوة

اور مجھے چپکے سے کہا کہ آپ کے عزیز کے لئے خوب ہدایت کی دعا مانگی ہے۔ الحمدللہ! حضرت شہیدؒ کی دعا کی اجابت کے آثار ظاہر ہوئے اور میرے عزیز حضرت شہیدؒ سے گفتگو کے دوران شرمندہ اور منفعل نظر آنے لگے اور کچھ دیر کی ردوکد کے بعد حضرت شہیدؒ نے ان سے فرمایا ہاتھ بڑھایئے اور زبان سے کہئے کہ میں: "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہوں اور جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے، مرزا قادیانی سے برأت کا اظہار کیجئے اور پڑھیئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" الحمدللہ! جس طرح حضرت شہیدؒ فرماتے گئے وہ الفاظ دہراتے گئے اور اس طرح حق تعالیٰ نے حضرت شہیدؒ کی برکت اور دعا سے میرے عزیز کو دوبارہ اسلام کی دولت عطا فرمائی اور اس پر ایک سال کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ ایک متبحر عالم دین، ایک شیخ کامل، ایک فقیہہ عصر ہی نہیں تھے بلکہ وہ ایک باذوق صاحب طرز نثر نگار بھی تھے۔ ماہنامہ بینات کراچی کا اداریہ "بصائر و عبر" میں حضرتؒ نے اپنے قلم کے جو جوہر دکھائے ہیں ان کا مقابلہ کسی بھی اردو کے بڑے سے بڑے ادیب سے کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ میں اپنے اس مضمون کو حضرت شہیدؒ ہی کی ایک تحریر پر ختم کرتا ہوں جو انہوں نے اپنے مرشد حضرت مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر بینات میں لکھی تھی، اس تحریر میں حضرت نے اپنے شیخ کی طرف جن صفات اور خوبیوں کی نسبت کی ہے حق تعالیٰ شانہ نے شیخ کی عقیدت اور محبت کے طفیل خود حضرت شہیدؒ کو بھی انہیں صفات سے متصف کر دیا۔ حضرتؒ اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں:

"موت کے قانون سے کوئی مستثنیٰ نہیں نہ نبی نہ ولی، نہ عالم نہ جاہل، نہ نیک نہ بد، نہ مؤمن نہ کافر، نہ شاہ نہ گدا، اپنے اپنے وقت پر سب ہی گئے اور سب ہی کو جانا ہے لیکن جانے والوں میں کچھ ایسے بھی خوش بخت ہوتے ہیں جن کے نقش پا سے زندگی راستے ڈھونڈتی ہے، قومیں ان کے نور سے روشنی پاتی ہیں، انسانیت ان سے غازہ حسن مستعار کرتی ہے، شرافت ان پر ناز کرتی ہے اور محبوبیت انہیں دیکھ دیکھ کر اپنے کاکل و گیسو

> علماً بھی بہت صوفی مشائخ بھی ہیں لیکن
> اے یوسف ثانیؒ تھی تری بات ہی کچھ اور

سنوارتی ہے، ایوان علم ان کے بہار آفریں وجود سے گل و لالہ بن جاتا ہے، مجروح قلوب ان کے انفاس سے مرہم شفا پاتے ہیں، وہ شمع کی مانند خود پگھلتے ہیں مگر مخلوق خدا پر ضوفشانی کرتے ہیں، ان کے آئینہ رخ زیبا میں یاد خدا کی تصویر جھلکتی نظر آتی ہے، ان کی دید آنکھوں کو نور اور دل کو سرور عطا کرتی ہے، وہ خاموش ہوں تو ہیبت و وقار، پرا باندھے پہرہ دیتے ہیں، بات کریں تو موتی رولتے ہیں، مسکرائیں تو پھول برساتے ہیں، ناز کریں تو آسمان سے صدائے لبیک آتی ہے اور گڑگڑائیں تو عرش الٰہی کانپ جاتا ہے، یہ لوگ بھی دنیا سے جاتے ہیں مگر اس شان سے جاتے ہیں کہ ہر طرف صف ماتم بچھ جاتی ہے، آسمان و زمین روتے ہیں، انسانیت کا پرچم سرنگوں ہو جاتا ہے اور قصر ملت میں زلزلہ آجاتا ہے، ہمارے شیخ چلے گئے لیکن آہ! ملت کا صبر و سکون بھی ساتھ لے گئے، آج کون اشکبار نہیں؟ کونسا دل فگار نہیں؟ مدرسے میں کہرام ہے، دارالحدیث کے درودیوار سوگوار ہیں، مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی یتیمی پر نوحہ کناں ہے، اہل قلوب مضطرب ہیں کہ

جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے

اہل نظر تصویر حیرت ہیں کہ متاع دین و دانش لٹ گئی، علماً مبہوت کہ علم و فقاہت کی بساط الٹ گئی، دانشوروں کو غم ہے کہ فضیلت و سیادت کی مسند خالی ہو گئی، اہل حق سراسیمہ ہیں کہ ان کی ڈھال چھن گئی، عالم اسلام مغموم ہے کہ ملت ایک دیدور رہنما سے محروم ہو گئی۔" (شخصیات و تاثرات)

اے شیخ شہیدؒ! آپ نے اپنے شیخ کی وفات پر ان کے معتقدین، ہم عصر اور اہل قلوب کی جن کیفیات کا اظہار کیا ہے، وہی کیفیت سوگواری کی ہم آپ کی شہادت پر بھی علماً، مشائخ اور عوام و خواص میں پا رہے ہیں، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا تحریر میں آپ نے اپنا مرثیہ بھی خود ہی لکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہشت کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور آپ جس کار خیر کی بنیاد ڈال کر گئے ہیں، آپ کے خلفاً اس بنیاد پر فلک بوس عمارتیں تعمیر کر کے آپ کی روح کو خوش کرتے رہیں۔

علماً بھی بہت صوفی مشائخ بھی ہیں لیکن
اے یوسف ثانیؒ تھی تری بات ہی کچھ اور

○

ختمِ نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوت

این جی اوز کی پراسرار سرگرمیوں کے سدباب کیلئے حکومتی اقدام کا آغاز

خدا کرے یہ سچ ہو!

روزنامہ خبریں لاہور ۱۷/ربیع الاول مطابق ۲۱/جون ۲۰۰۰ء کا شمارہ پیش نظر ہے، جس میں پہلے صفحہ پر سب سے پہلی سرخی اور خبر ہے: "دیر آید درست آید" عیسائیت اور قادیانیت کا پرچار ملک دشمن سرگرمیاں این جی اوز کے خلاف تحقیقات شروع ہوگئیں۔ اسلام اور ملک دشمن فلاحی تنظیموں اور بدعنوانیوں میں ملوث عہدیداروں کے خلاف جلد کارروائی کا آغاز ہوگا۔ خفیہ سرکاری محکمہ کے سماجی بہبود کے تعاون سے معلومات اکٹھی کرنا شروع کردیں۔ مالاکنڈ میں این جی اوز کی پراسرار سرگرمیاں، نوجوانوں میں لاکھوں روپے تقسیم کئے جارہے ہیں۔ اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والی تنظیموں کو کنٹرول نہ کیا گیا تو حالات خراب ہوسکتے ہیں (منصف امین)

لاہور (آن لائن اے این این) مختلف حلقوں کی جانب سے بڑھتی ہوئی شکایات کے پیش نظر حکومت نے این جی اوز کے خلاف تحقیقات کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ تحقیقات ایک خفیہ سرکاری ادارہ صوبوں کے محکمہ سماجی بہبود کے تعاون سے کررہا ہے۔ اس ادارہ نے سماجی بہبود اور معاشرتی فلاح کے نام سے کام کرنے والی این جی اوز کی تفصیلی معلومات جمع کرنا شروع کردی ہیں۔ ذرائع کے مطابق حکومت کو کافی عرصہ سے شکایات مل رہی تھیں کہ ملک بھر میں پھیلی ہوئی متعدد کاغذی تنظیمیں سالانہ کروڑوں روپے کے فنڈز سماجی بہبود کے نام سے ہضم کررہی ہیں، جبکہ عملاً ان کا کام نہ ہونے کے برابر ہے...... علاوہ ازیں ان تنظیموں کے رفاہی کاموں کے نام پر ملک میں عیسائیت اور قادیانیت کی تبلیغ اسلام کے منافی اور وطن دشمنی کی شکایات بھی حکومت کو ملی ہیں تو توقع ہے کہ جلد اسلام اور پاکستان دشمنیوں میں ملوث ان تنظیموں اور عہدیداروں کے خلاف بھرپور کام کا آغاز کردیا جائے گا...... (خبریں لاہور)

خدا کرے ایسا ہو کہ حکومت ان دین و ملک دشمن این جی اوز پر مضبوط گرفت کرکے ان کی ملک دشمن سرگرمیوں سے قوم کو نجات دلائے۔ دینی جماعتیں ایک عرصہ سے ان کی سرگرمیوں کو ملک و ملت کے خلاف سمجھ کر حکومت سے مطالبہ کررہی ہیں کہ ان این جی اوز کو خلاف قانون قرار دے کر ان پر پابندی عائد کی جائے۔ یوں تو ان ملت فروشوں نے پورے ملک میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں، لیکن بدنام زمانہ عاصمہ جہانگیر کی "دستک" تو اخلاق باختگی اور قادیانیت نوازی کی آماجگاہ ہے۔ ہر وہ طبقہ جو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حملہ آور ہوتا ہے۔ دستک نہ صرف اسے پناہ مہیا کرتا ہے بلکہ انہیں قانونی امداد بھی مہیا کی جاتی ہے اور نام نہاد انسانی حقوق کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ آشناؤں کے ساتھ دوڑ کر گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کو پناہ دی جاتی ہے، اور انہیں قادیانیت کی تبلیغ کرکے شرم و حیا اور ایمان کا جنازہ نکال دیا جاتا ہے۔ کاش حکومت مضبوطی سے اس قماش کے اداروں پر ہاتھ ڈال کر ان کے بھیانک کردار سے قوم کو آگاہ کرے۔ اور بیرونی دباؤ کا شکار نہ ہو۔ ایسی این جی اوز نے مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش کی صورت میں تبدیل کرانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اور ایسی ہی تنظیموں کے متعلق مولانا فضل الرحمن گزشتہ دنوں تشویش کا اظہار کرچکے ہیں کہ ایسے نام نہاد رفاہی ادارے پاکستان میں مسیحی ریاست کے قیام کی راہیں ہموار کرنے میں مصروف ہیں۔ اگر قائد جمعیت کے پاس مصدقہ اطلاعات ہیں تو وہ اٹھ کھڑے ہوں اور ایسے بدنما چہروں سے نقاب اٹھائیں انشاء اللہ العزیز ان کی آواز عوام پر لبیک کہے گی اور جیسے امریکہ کو پسپا کرنے پر مجبور کردیا تھا ایسے ہی ان کے ایجنٹوں کو بھی بے نقاب کریں تاکہ قوم ان کے شر و فتن سے محفوظ رہ سکے۔

☆☆............☆☆

قراردادِ مذمت

احمد پور (نمائندہ خصوصی) چند دن پہلے چک بہوڑو تحصیل احمد پور میں قادیانیوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں پر اشتعال انگیز فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں مسلمان مرد اور عورتیں شدید زخمی ہوگئیں۔ قادیانیوں نے اپنے ایک بوڑھے آدمی کو ہلاک کرکے مقامی ایس ایچ او کو بھاری رشوت دے کر مسلمانوں کے خلاف پرچہ درج کروادیا۔

ضلعی انتظامیہ نے مسلمانوں کو تفتیش کی غرض سے دھوکے سے بلا کر ایس پی آفس میں ۱۶ ایم پی او کے تحت گرفتار کرکے جیل بھیج دیا جبکہ قادیانی سرعام دندناتے پھرتے ہیں اور مسلمانوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔

یہ اجتماع قادیانیوں کی طرف سے کی جانے والی زیادتی اور مقامی ایس ایچ او کے رویے اور ضلعی انتظامیہ کے ناروا سلوک کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے

ختم نبوۃ

ہوئے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ گرفتار ہونے والے مسلمانوں کو فوری طور پر رہا کر کے اس واقعہ کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کروائی جائے اور مقامی ایس ایچ او کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

یہ قرارداد مذمت جمعۃ المبارک کے اجتماع کے موقع پر تمام مساجد میں منظور کی گئیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اوکاڑہ، قصور کی سرگرمیاں

اوکاڑہ (نمائندہ خصوصی) بروز جمعرات بعد نماز عصر دفتر جمعیت علماء اسلام اوکاڑہ میں مولانا بشیر احمد مدظلہ کی صدارت میں علماء کرام، کارکنوں کا تعزیتی اجلاس منعقد ہوا، محقق العصر، مفتی اعظم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں محکمہ اوقاف کے ڈسٹرکٹ کے خطیب مولانا حبیب الرحمٰن اختر، مولانا قاری الیاس، مولانا طارق مدنی، مولانا اسحاق، ماسٹر نور احمد چشتی، قاری محمد اشرف، حافظ محمد طفیل، نوید فاروقی، مفتی غلام مصطفیٰ، نسیم الصباح، مولانا عبدالرزاق مجاہد، محمد ارشد، مولانا بشیر احمد مدظلہ کے دعائیہ کلمات سے اجلاس برخواست ہوا۔ کافی تعداد میں شرکاء نے اجلاس میں شرکت کی۔ مولانا بشیر احمد نے تبلیغی دورۂ اوکاڑہ شہر، دیپالپور، جبوت شہر، ٹھینگ موڑ، کھڈیاں، قصور شہر کے علاوہ کافی قصبات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس عنوانات پر بیان کئے۔ قصبہ ایلپلاٹ فوجیانوالہ میں سنی غیور مسلمانوں نے قادیانی سازشوں ختم نبوت جماعت کے مبلغین نے بروقت نوٹس لیا اور قادیانیوں کے منصوبے کو ناکام بنادیا۔ مسجد کے پلاٹ پر قبضہ ختم کرانے کے بعد مرزائیوں کا محراب بھی گرادیا گیا۔ کارکنوں میں سے چوہدری ظفر اقبال، محمد نعیم، عبدالرشید کے علاوہ کافی شرکاء پیش پیش رہے۔

قصور جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اپنی اپنی مساجد میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی خدمات اور ان کی شہادت

قادیانیوں کیخلاف بھرپور تحریک

شہر سے دس میل کے اندر کسی بھی گاؤں میں کسی غیر مسلم کو زرعی زمیان الاٹ نہیں کی گئی تھی

یہاں کے مذہبی راہنماؤں کا تعلق خانقاہ سراجیہ کے بانی حضرت مولانا محمد احمد خانؒ سے تھا

تحریر: حافظ حبیب اللہ چیمہ

چیچہ وطنی (نامہ نگار) چیچہ وطنی مذہبی طور پر بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک حساس شہر ہے بلکہ شہر ختم نبوت کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ قیام پاکستان سے قبل بھی یہاں کے مذہبی حلقوں نے قادیانیوں کے خلاف تحریک میں بھرپور حصہ لیا، جس کی بڑی وجہ یہاں کے مذہبی راہنماؤں کا تعلق خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے حضرت مولانا احمد خانؒ سے تھا۔ جن میں سرفہرست میر نذیر احمد تحصیلدار، مرکزی جامع مسجد بلاک ۱۲ کے بانی مولانا غلام محمد اور حافظ عبدالرشید چیمہ کے دادا مرحوم حاجی غلام نبی چیمہ تھے۔ حضرت مولانا احمد خانؒ کی تربیت کا اثر تھا کہ میر نذیر احمد ۱۹۱۲ء تا ۱۹۲۳ء اس علاقہ میں تحصیلدار مقرر ہوئے اور علاقہ کی آبادکاری کا کام شروع ہوا تو میر نذیر احمد نے یہ فیصلہ کرلیا کہ چیچہ وطنی شہر سے ۱۰ میل کے اندر کسی بھی گاؤں میں الاٹمنٹ کے دوران کسی غیر مسلم کو زرعی زمین الاٹ نہیں کی جائے گی اور وہ اپنے قول پر پکے رہے اور کسی بھی غیر مسلم ہندو، سکھ، عیسائی اور قادیانی کو چیچہ وطنی شہر سے ۱۰ میل کے اندر زرعی زمین الاٹ نہیں کی۔ مولانا احمد خانؒ کے انتقال ۱۹۴۱ء کے بعد ان کے جانشین حضرت مولانا عبداللہ سلیم پوریؒ اور خلیفہ حضرت حاجی جان محمدؒ (بانگر سرگانہ) نے بھی اس علاقہ میں بھرپور توجہ فرمائی اور ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں علاقہ چیچہ وطنی کے غیور مسلمانوں نے بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۵۶ء میں حضرت مولانا محمد عبداللہ سلیم پوریؒ کے انتقال کے بعد تحریک ختم نبوت کے موجودہ سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ خانقاہ سراجیہ (کندیاں شریف) کے سجادہ نشین بنے تو آپ نے بھی اپنے پیر و مرشد کی پیروی میں ضلع ساہیوال بالخصوص علاقہ چیچہ وطنی میں بھرپور توجہ دی جس کے نتیجے میں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء اور تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء میں چیچہ وطنی کے مسلمانوں نے بھرپور جدوجہد کی اور نمایاں کردار ادا کیا (یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں ضلع ساہیوال میں تحریک کے روح رواں مولانا حبیب اللہ رشیدیؒ ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ ساہیوال اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے چھوٹے صاحبزادے سید عطاء المہیمن بخاری تھے) اب بھی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ضعیف العمری کے باوجود سال میں دو یا تین مرتبہ یہاں تشریف لاتے ہیں اور علاقہ چیچہ وطنی کے مسلمانوں کی اکثریت حضرت خواجہ خان محمد صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کر کے روحانی تسکین حاصل کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام اور جمعیت علماء اسلام کے کارکن چیچہ وطنی اور گردونواح میں قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیوں کے تعاقب میں ہیں۔ چیچہ وطنی شہر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ۱۹۸۴ء میں اس وقت کے چیئرمین بلدیہ اور صوبائی وزیر اشتمالیات رائے علی نواز خان مرحوم نے چیچہ وطنی شہر کے مرکزی فوارہ چوک کا نام سرکاری طور پر شہدائے ختم نبوت رکھا جو کہ پورے پنجاب کی واحد مثال ہے کیونکہ پنجاب بھر میں کسی جگہ سرکاری سطح پر ختم نبوت کے نام سے کوئی جگہ نہیں ہے۔

ختم نبوۃ

میں یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ قادیانیوں کو اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دیا۔ جمعۃ المبارک کے بعد اسٹیشن پر جلسہ منعقد ہوا بعد ازاں اسٹیشن سے چاندنی چوک تک قصور میں جلوس نکالا گیا کافی مقررین نے خطاب کیا، جلسہ / جلوس میں زبردست نعرہ بازی کی گئی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ اور مشن ختم نبوت جاری رکھنے کا عزم کیا گیا۔ جلوس میں تمام عسکری تنظیمیں، تاجر، مزدور، سیاسی، سماجی شخصیات کے سربراہان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلوس میں شریک ہوئے۔ چوہدری فضل حسین، سید زبیر شاہ ہمدانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، قاری غلام محمد، مولانا مختار احمد صاحب، مولانا عبدالقادر، ماسٹر عیش محمد، مولانا سرور قاسمی، قاری حبیب اللہ قادری، قاری محمد اکرم، چوہدری معصوم انصاری، حافظ عبداللطیف، قاری محمد یحییٰ شاہ ہمدانی، یونس بھٹی اور نوید بھٹی، بھی شریک ہوئے۔ اختتام رفیق سفر امیر شریعت مولانا بشیر احمد مدظلہ کی دعا سے ہوا۔

اسلامی محاذ اراکان (برما) کا تعزیتی مکتوب

برما (عبدالحمید) عصر حاضر کے جلیل القدر عالم، شیخ الوقت، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہمارے اسلامی محاذ کے کارکنان اور ہماری تحریک کے لئے بھی ایک عظیم سانحہ ہے۔ ان کی شہادت سے ہم بھی ایک عظیم رہنما اور ایک عظیم سرپرست سے محروم ہو گئے۔ حال ہی میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دورۂ افغانستان میں ہماری سرپرستی کے لئے تشریف لائے اور برمی طالبان کی نہایت حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، ان کی ہمتوں کو مزید مضبوط بنانے کے لئے پر اثر تقریر فرمائی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت سے جس طرح آپ حضرات پریشان و غمگین ہیں ہمارے کارکنان بھی اس میں برابر کے شریک ہیں۔ آپ حضرات کے شانہ بشانہ ہم بھی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ نیز دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائیں بالخصوص ان کے لواحقین کو صبر جمیل و استقامت عطا فرمائیں اور دعا ہے کہ:

"آسمان ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے۔"

مولانا اللہ وسایا کا اوکاڑہ، قصور کا تبلیغی دورہ

قصور (نمائندہ خصوصی) شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کا قصور بار میں تشریف لانے پر وکلأ بار ایسوسی ایشن قصور کے صدر راجہ محمد یونس کیانی ایڈووکیٹ، چوہدری محمد اسحٰق ایڈووکیٹ، حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ، ختم نبوت لاء فورم کے علاوہ مذہبی و سیاسی شخصیت چوہدری فضل حسین صاحب، قاری محمد یحییٰ شاہ ہمدانی، سیال معصوم انصاری، اللہ دتہ مجاہد، مولانا عبدالرزاق کے علاوہ کثیر تعداد میں وکلأ، صحافی حضرات نے قصور پہنچنے پر شاندار استقبال کیا، بعد ازاں بار روم میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کا عالمانہ جراتمندانہ خطاب ہوا۔ بیان کے بعد سوالات کے جوابات عمدہ طریقے سے دیئے۔ وکلأ کی مثالی حاضری رہی۔ رات کو عشاء کے بعد اڈا نور پور نہر ڈوگراں پر ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت ہوئی، چوہدری محمد شریف قادری، صدر اہلسنت قصور نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم اکابرین کے شکر گزار ہیں کہ ملتان سے آکر ہمیں بیدار کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کے ساتھ ختم نبوت کے کام کے لئے قبول فرمائے۔ کانفرنس کا آغاز قاری مشتاق احمد رحیمی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اسٹیج سیکریٹری کے فرائض محمد اصغر مجاہد نے ادا کئے۔ مناظر اسلام شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے مخصوص انداز میں دلائل سے قادیانیت اور یہودیت کے گٹھ جوڑ سے امت مسلمہ کو ہونے والے خسارہ کو ناقابل تلافی قرار دیتے ہوئے قادیانیوں کا ہر سطح پر مقابلہ کرنے پر زور دیا، اہلحدیث مسلک کے مولانا منظور احمد نے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی مبلغ ختم نبوت قصور نے شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا۔

کانفرنس کی مثالی حاضری تھی، قصور سے بسوں کا قافلہ قاری حبیب اللہ قادری، سید زبیر شاہ ہمدانی کی معیت میں پہنچا۔ کانفرنس رات گئے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ دوسرے دن ضلع اوکاڑہ کے وکیل ختم نبوت غلام عباس تمنا اور حافظ محمد شعبان صدیقی و دیگر مذہبی شخصیات نے ملاقات کی، تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا، حویلی لکھا جامع مسجد بلجیبہ میں خطبہ جمعۃ المبارک سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہم نے قادیانیت کا مقابلہ کر کے تحفظ ختم نبوت کے فریضہ کو حسن و خوبی انجام نہ دیا روز قیامت بارگاہ خداوندی میں مجرموں کی حیثیت سے پیش ہوں گے، قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کا وعدہ کرایا۔ نماز جمعہ کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی، بعد ازاں مدرسۃ البنات کوٹ کرامت اللہ میں طالبات سے خطاب اور دعا کی۔ تمام پروگراموں میں مجلس کا لٹریچر کافی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال میں احتجاجی اجتماعات

ساہیوال (محمد اسلم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت اور توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کے خلاف ساہیوال کے علمأ کرام اور خطبأ حضرات نے شدید احتجاج کیا، اپنے اپنے احتجاجی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالرشید راشد، مولانا عبدالستار، مولانا محمد سعید اسحاق، سید ضیأ اللہ شاہ بخاری، قاری منظور احمد طاہر، مفتی ذکاء اللہ، مولانا ظفر اقبال، قاری عبدالجبار، قاری عبدالہادی اور دیگر علمأ کرام نے کہا کہ مولانا کا بہیمانہ قتل دشمنان دین کی بزدلانہ کاروائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی کاروائیوں سے قادیانی و دیگر دشمنان اسلام اگر یہ سمجھتے ہیں کہ آواز حق دب جائے گی تو یہ ان کی بھول ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اپنے باوفاذرائیور شہادت ختم نبوت کے اعلیٰ رتبہ پر فائز ہو کر قوم کو یہ درس دے گئے ہیں کہ امت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کیسے کرنا ہے۔ ان علمأ کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا اور ان کے ساتھیوں کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے اور ان کے پیچھے خفیہ ہاتھ کا سراغ لگایا جائے اور قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ علمأ کرام کی اپیل پر جمعۃ المبارک کی مکمل ہڑتال کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ امت اپنے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے ہر لحہ تیار ہے۔ علمأ کرام نے کہا کہ ہم قائدین کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں جو بھی لائحہ عمل دیا گیا، انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر ہر طرح سے عمل کریں گے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے

سلانوالی (نمائندہ خصوصی) کراچی کے ممتاز عالم دین، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی شہادت پر مذہبی جماعتوں کی طرف سے شدید رد عمل کا اظہار کیا گیا۔ مولانا کی شہادت قادیانی سازش کا حصہ ہے۔ قاتل گرفتار نہ ہوئے تو ایسی تحریک اٹھے گی کہ دبانا مشکل ہو جائے گا۔ مولانا کی شہادت کو عالم اسلام کے لئے بہت بڑا سانحہ قرار دیا ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ایصال ثواب کے لئے مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی کے زیر اہتمام قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی اور تعزیتی اجلاس بلایا گیا، جس میں علاقے کے معززین، اکابرین شہری نمائندگان نے شرکت کی۔ اس اجلاس کے موقع پر مدرسہ کے ناظم اعلیٰ قاری محمد اکرم مدنی، پیر جی محمد افضل الحسینی قریشی، محمد الیاس مدنی، قاری خوشی محمد صاحبان نے مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت کو ایک بہت بڑا سانحہ قرار دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اتحاد بین المسلمین کے حقیقی داعی تھے۔ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمات کے لئے گراں قدر خدمات چھوڑی ہیں، ان کی اچانک وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پر کرنے کے لئے ایک طویل وقت درکار ہو گا۔

مولانا محمد اکرم مدنی اور پیر جی محمد افضل الحسینی نے حکومت پر زور دیا کہ وہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ بصورت دیگر ایک ایسی تحریک اٹھے گی جسے دبانا محال ہو جائے گا۔

نیز حکومت سے یہ بھی پر زور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت این جی اوز کو لگام دے جو ملکی حالات میں بے یقینی کی فضا قائم کر رہی ہے۔ ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی۔

مولانا لدھیانویؒ کے مشن کو قیامت تک جاری رکھا جائے گا (مولانا برکی)

کراچی (پ ر) پاک یوتھ کونسل پاکستان کے صدر، جامعہ اسلامیہ دارالقرآن ضیاکالونی اور ختم نبوت لائبریری ضیاکالونی اورنگی ٹاؤن کے مدیر اعلیٰ مولانا حاجی محمد برکی نے ضیا کالونی نمبر ۲ میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر ایک احتجاجی کارنر میٹنگ سے خطاب کیا۔

میٹنگ سے مفتی ولی اللہ اور دیگر علمأ و سماجی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ مولانا برکی نے کہا کہ ختم نبوت کے لئے حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ لدھیانویؒ کی شہادت نے پورے عالم اسلام کو غمزدہ کر دیا ہے لیکن قادیانیت اور دیگر باطل پرست سن لیں کہ لدھیانوی شہیدؒ کے روحانی فرزندان اب زندہ ہیں جس مشن کو حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے شروع کیا انشاء اللہ تاقیامت اس مشن کو جاری رکھا جائے گا۔ ہم لدھیانوی شہیدؒ کے خاندان اور پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ حضرتؒ کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ہمیں حضرت لدھیانویؒ کے مشن کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

"قطعہ"

دعویٰ کیا نبی ہوں مجھے مان جایئے
شیطان تھا خبیث اسے جان جایئے
کھاتا رہا، استنجے کے ڈھیلے تمام عمر
واہ اس نبی کی شان پر قربان جایئے

عبدالحلیم اختر، اچھریاں مانسہرہ

احتساب قادیانیت جلد سوم

مجموعہ رسائل مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

مراق مرزا

عمر مرزا

اختلافات مرزا

بشارت احمد علیہ السلام ﷺ

نزول مسیح علیہ السلام

سلسلہ بہائیہ و فرقہ مرزائیہ

مرزائیت کی تردید بطرز جدید

عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا' مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی

مرزائیت میں یہودیت و نصرانیت

مرزا قادیانی نبی نہ (ایک مناظرہ)

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں

حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ

مرزا قادیانی کی کہانی! مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان

مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات نادرہ

انجیل برنباس اور حیات مسیح

حضرت عیسیٰ کا رفع اور آمد ثانی ابن تیمیہ کی زبانی' مرزا کی کذب بیانی

صفحات 544 طباعت و کاغذ عمدہ' کمپیوٹر کتابت' رنگین ٹائٹل' قیمت صرف =/100 روپے

نوٹ: رقم کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ وی پی نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

پندرھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۶ اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوّت
- حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 ایچ زیڈ یو کے
فون: 020-7737-8199